www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

میں نے اپنی ہوش ایک غریب خاندان میں سنبھالی تھی۔ میرے والد صاحب ہمت علی، کراچی کے ایک علاقے کورنگی میں جنرل سٹور چلاتے تھے۔ میں ان کا اکلوتا بیٹا تھا۔ وہ زیادہ پڑھے لکھے نہیں تھے۔ ان کے والد نے ان کو صرف چند جماعتیں پڑھنے دی تھیں۔ تاہم ان کو پڑھنے لکھنے کا بہت شوق تھا۔ مگر حالات کی تنگی کی وجہ سے وہ اپنے اس شوق کو عملی جامہ نہیں پہنا سکے۔ اب ان کا سارا شوق مجھے اعلیٰ تعلیم دلوانے میں صرف ہو رہا تھا۔ میٹرک تک تو آسانی سے پہنچ گیا مگر اس سے آگے کے اخراجات برداشت کرنا میرے والد صاحب کے بس کی بات نہ تھی۔ لیکن انہوں نے کسی نہ کسی طرح قرضہ لے کر مجھے ایف۔ اے۔ کے لیے ایڈمیشن لے دیا۔ مجھے پڑھائی سے کوئی خاص شغف نہیں تھا۔ سچ پوچھیے تو میں صرف والد صاحب کی خوشی

www.islamiurdubook.blogspot.com

کے لئے ہی پڑھتا تھا اور اتنی ہی محنت کرتا تھا کہ بس پاس ہو
جاؤں تاکہ والد صاحب کی رقم جو انہوں نے میری تعلیم پر خرچ کی
ہوتی تھی وہ ضائع نہ ہو سکے۔ بقول میرے اساتذہ میرا ذہن بہت
اچھا تھا۔ جو چیز ایک بار مجھے بتا دی جاتی تھی وہ کبھی نہیں بھولتی
تھی۔ تاہم میری ایک خامی سے سب ہی تنگ تھے۔ وہ یہ کہ جب میں
کوئی کام پوری توجہ سے کر رہا ہوتا تھا تو مجھے اپنے اردگرد کی کوئی ہوش
نہیں ہوتی تھی۔ اردگرد جو کچھ بھی ہو جائے مجھے پتہ نہیں چلتا تھا۔
مثال کے طور پر مجھے بچپن سے ہی کارٹون دیکھنے کا بہت شوق تھا۔
جب بھی ٹیلی ویژن پر کارٹون لگتے تو میں اتنا مگن ہو جاتا کہ والدین
بلاتے رہ جاتے اور مجھے ان کی آواز تک سنائی نہیں دیتی تھی۔ ایک
دفعہ کارٹون دیکھتے ہوئے میری والدہ نے گرم گرم چائے مجھے پینے
کے لیے دی۔ میں کارٹونوں میں اتنا مگن ہوا کہ مجھے چائے کا پتہ ہی نہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

چلا۔ جب کارٹون ختم ہوئے تو میں نے اپنی والدہ سے بہت احتجاج کیا کہ انہوں نے چائے تو رکھ دی مگر مجھے نہیں بتایا جس کی وجہ سے وہ ٹھنڈی ہو گئی۔ انہوں نے بہت کہا کہ انہوں نے مجھے آواز دی تھی مگر میں نہ مانا۔ اسی طرح سے اکثر اسکول میں پڑھتے ہوئے مجھ سے میرے دوستوں نے کئی بار یہ شکایت کی کہ جب میں کچھ لکھ رہا ہوتا ہوں تو اکثر ان کی بات کا جواب تک نہیں دیتا۔ میں خود بھی اپنی اس خامی سے تنگ تھا۔ اس کی وجہ سے مجھے بہت خفت کا سامنا کرنا پڑتا تھا جب لوگ مجھ پر ہنستے تھے اور مجھے بالکل بھی یاد نہیں آتا تھا کہ میں نے ان کی آواز سنی ہو۔

میرے والد صاحب بہت مذہبی شخص تھے۔ وہ ایک بزرگ برکت شاہ صاحب کے مرید تھے۔ برکت شاہ صاحب سلسلہ قادریہ کے خلیفہ تھے۔ اسی سلسلہ میں ایک تعویز میرے گلے میں ہر وقت پڑا رہتا تھا۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

# سولومن

مجھے نہیں یاد کب پہلی بار اس کو میں نے دیکھا تھا۔ شاید یہ میری پیدائش کے وقت مجھے پہنا دیا گیا تھا۔ مگر والد صاحب کی سخت تاکید تھی کہ میں اس کو اپنے سے جدا ہرگز نہ کروں۔ وہ ہر جمعرات کو شاہ صاحب کے پاس حاضری کے لئے جاتے تھے۔ شاہ صاحب بھی بہت نیک انسان تھے میں نے ان کو ہمیشہ نیک کام کرنے کی نصیحت کرتے سنا تھا۔ وہ کسی سے بھی پیسا نہیں لیتے تھے بلکہ اکثر غریبوں کی مدد کرتے تھے۔ مجھے اتنا یاد ہے کہ ہمارے گھر میں کوئی بھی بڑا کام شاہ صاحب کی رائے لئے بغیر نہیں ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ میرا نام بھی شاہ صاحب نے ہی تجویز کیا تھا۔ یہاں یہ بات بھی بتاتا چلوں کہ شاہ صاحب کو مجھ سے خاص انس تھا۔ میں جب بھی والد صاحب کے ساتھ ان کے پاس جاتا تو وہ مجھے اپنے پاس بلا کر اپنے بالکل قریب بٹھا لیتے اور بہت پیار کرتے۔ یہ انہی کی خاص شفقت کا نتیجہ تھا کہ میں

www.islamiurdubook.blogspot.com

www.islamiurdubook.blogspot.com

اپنے والدین کا ایک فرماں بردار بیٹا تھا اور اکثر نماز بھی پڑھ لیا کرتا تھا۔

میں اپنی داستان کی ابتداء اس خواب سے کروں گا جہاں سے میری نئی زندگی شروع ہوئی۔

یہ اس دن کی بات ہے جس دن میں پہلی دفعہ کالج گیا تھا۔ میں بہت خوش تھا کیونکہ عارف جو میرے بچپن کا دوست تھا اتفاق سے اس کا سیکشن بھی وہی تھا جو مجھے الاٹ ہوا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ ہم دونوں کالج میں بھی اکٹھے رہ سکتے تھے۔ اس رات میں کچھ جلدی سو گیا تھا تا کہ صبح وقت پر اٹھ کر کالج جا سکوں۔ اس رات میں نے وہ خواب دیکھا۔ ایک بہت ہی بزرگ ہستی جن کی داڑھی ناف سے بھی نیچے تک جا رہی ہے مجھے بڑی توجہ سے دیکھ رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں۔

"بیٹا!۔۔۔ ہم کو تم سے بہت امیدیں ہیں۔ اتنی ساری قربانیاں

www.islamiurdubook.blogspot.com

ضائع مت ہونے دینا۔ وہ کام تمہی کو کرنا ہے اور کوئی نہیں کر سکتا۔ ایسا نہ ہو کہ تم اپنی زندگی میں اتنا مگن ہو جاؤ کہ سب کچھ ضائع ہو جائے۔"

ابھی میں ان کی بات پر غور کر رہا ہوتا ہوں کہ ایک بہت بڑی کالی چمگادڑ تیزی سے آتی ہے اور اس بزرگ کو اٹھا کر لے جاتی ہے۔ میں ہکا بکا دیکھتا رہ جاتا ہوں۔ مجھے یہ بات یاد رہ جاتی ہے کہ بزرگ کی آنکھوں میں بڑی بے بسی ہوتی ہے جیسے وہ کچھ کہنا یا کرنا چاہ رہے تھے مگر اس حملے کی وجہ سے نہ کر سکے۔ اسی کے ساتھ ہی میری آنکھ کھل گئی۔

اسی وقت فجر کی اذان میرے کانوں میں پڑی۔ میں نماز کا پابند تو نہ تھا مگر جب کبھی فجر کے وقت آنکھ کھل جاتی تو نماز ضرور پڑھ لیتا تھا۔ اسی خواب کے بارے میں سوچتے ہوئے میں نے وضو کیا اور نماز پڑھی۔ مجھے اتنا معلوم تھا کہ جو خواب صبح کو فجر کی نماز کے وقت آتا ہے

www.islamiurdubook.blogspot.com

وہ سچا ہوتا ہے مگر اس خواب کی کوئی تعبیر مجھے سمجھ نہیں آ رہی تھی۔ کچھ دیر تک میں اس کے بارے میں سوچتا رہا اور پھر میرے دماغی رو کالج کی طرف چلی گئی۔ آج کالج میں دوسرا دن تھا اور مجھے کالج کی آزادی بہت اچھی لگی تھی۔ جب مرضی کلاس کو چاہو چھوڑ دو۔ کوئی سختی نہیں تھی۔ آج میرا پروگرام دوست کے ساتھ کلفٹن جانے کا تھا۔ گھر والے یہی سمجھتے کہ ہم کالج ہیں اور ہم لوگ کالج کی اسمبلی اٹینڈ کر کے نکل جاتے۔ حقیقت میں یہ پروگرام عارف کا تھا۔ میں نے تو صرف ساتھ دینے کی حامی بھر لی تھی۔ مگر میں اس کے بارے میں بہت پرجوش تھا۔ بڑی بے چینی سے کالج کے وقت کا انتظار کیا اور پھر ناشتہ کر کے کالج کی طرف چل پڑا۔ ماں نے حسب معمول جاتے ہوئے ایک روپے کا ایک نوٹ میرے جیب میں ڈال دیا۔ مجھے پیسوں کی کبھی پرواہ نہیں ہوتی تھی۔ مجھے صرف اپنے سائیکل کی مرمت وغیرہ

کے لئے اس کی ضرورت پڑتی تھی۔ میں نے عارف کے گھر کا رخ کیا اور اس کو ساتھ لیکر کالج چل پڑا۔ حسب پلان نو بجے کی اسمبلی کی بعد ہم باہر نکل آئے۔ ہمارا ایک دوست کلاس میں ہماری پراکسی اٹینڈنس کے لئے تیار تھا۔ اس لئے اب کالج کی ہمیں کوئی فکر نہ تھی۔ کلفٹن جاتے ہوئے رستے میں عارف نے کہا۔

"سلیمان!۔۔۔ تم کبھی ساحل سمندر گئے ہو؟"

"ایک بار۔۔۔ والد صاحب کے ساتھ" میں نے جواب دیا۔

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ ساحل پر مغربی سمت میں ایک چھوٹی سی کٹیا ہے؟ کبھی دیکھی ہے وہ؟"۔ عارف نے سوالیہ لہجے میں پوچھا۔

"نہیں یار" میں نے جواب دیا "تمہیں معلوم ہے بابا کو سیرو سیاحت کا بالکل بھی شوق نہیں ہے وہ تو اماں نے کہا کہ بچے کو سمندر ہی دکھا دو تو بابا مجھے یہاں لے آئے تھے۔ بس کچھ دیر سمندر دکھایا کہ ایسا

www.islamiurdubook.blogspot.com

ہوتا ہے اور بس۔"

میرے جواب پر عارف مسکرانے لگا۔ پھر بولا۔

"لو اب جی بھر کر دیکھ لینا۔"

جب ہم کلفٹن پہنچ گئے تو سائیکل ایک سٹینڈ پر لگا کر ہم لوگ ساحل پر نکل پڑے۔ سمندر بہت بھلا لگ رہا تھا۔ سمندر کی لہریں اپنی سرکشی دکھا رہی تھیں۔ تھوڑی دیر ایسے ہی نظارہ کرنے کے بعد عارف نے مجھے اشارہ کیا اور ہم لوگ مغربی سمت چل پڑے۔ میری آنکھیں اس کٹیا کو تلاش کر رہی تھیں اور میں سوچ رہا تھا کہ اس میں دیکھنے والی کیا چیز ہو سکتی ہے۔ کچھ دیر چلنے کے بعد ہمیں وہ کٹیا نظر آ گئی۔ حیرت کی بات یہ تھی کہ اس کٹیا کے باہر کچھ لوگ بڑے نیاز مندانہ انداز میں کھڑے تھے۔ عارف نے ان کو دیکھتے ہی کہا۔

"وہ دیکھو کٹیا۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ سب باتیں سچ ہیں۔"

www.islamiurdubook.blogspot.com

"کونسی باتیں؟" میں نے حیرت سے پوچھا۔

"سلیمان!۔۔۔میں نے سنا ہے کہ اس کٹیا میں ایک بزرگ بابا رہتا ہے اور کبھی کبھی موج میں آ کر وہ کچھ کرامات دکھاتا ہے۔ جیسے جن حاضر کرنا، جنوں سے باتیں کرنا، کسی بھی ایک شخص کے بارے میں اس کے ماضی اور مستقبل کی باتیں وغیرہ وغیرہ۔" عارف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"بابا کب باہر آئے گا؟" میں نے دلچسپی لیتے ہوئے پوچھا۔

"ہوں!۔۔۔کوئی نہیں جانتا۔" عارف نے جواب دیا۔ "بابا اپنی مرضی کا مالک ہے۔ کوئی اسے مجبور نہیں کر سکتا۔ لوگ یہاں پر اپنی اپنی مرادیں اور خواہشیں لے کر آتے ہیں اور باہر بیٹھ کر انتظار کرتے ہیں۔ بابا خود ہی باہر آتا ہے اور جس کی مراد یا خواہش وہ چاہے پوری کرتا ہے۔"

www.islamiurdubook.blogspot.com

ہم لوگ تقریباً دو گھنٹے تک وہاں انتظار کرتے رہے اور پھر واپس آ گئے۔ اس طرح آزادی سے گھومنا مجھے بہت اچھا لگا تھا خاص طور پر کالج کے شیڈول ٹائم میں۔

اس رات پھر میں نے وہی خواب دوبارہ دیکھا۔ حیرت کی بات یہ تھی میں سارا دن اس خواب کو بھولے ہوئے تھا اور رات کو سوتے ہوئے بھی میرے ذہن کے کسی گوشے میں اس کے بارے میں کوئی سوچ نہیں تھی مگر پھر بھی وہ خواب پھر آیا اور اسی طرح صبح فجر کی اذان پر میری آنکھ کھل گئی۔ اس دن اور کوئی خاص بات نہ ہوئی۔ کالج میں بھی روٹین میں کلاسیں پڑھیں کیونکہ کوئی خاص پروگرام نہیں تھا۔ مگر دن میں کئی دفعہ میں اس خواب کے بارے میں سوچنے پر مجبور ہو گیا۔ مگر میرے پاس اس کی کوئی تعبیر نہیں تھی۔ ایک دفعہ دل میں آیا کہ والد صاحب سے اس کا ذکر کروں مگر پھر سوچا ایسے ہی وہ سنجیدہ ہو

www.islamiurdubook.blogspot.com

جائیں گے کہ شاید کوئی بزرگ حقیقت میں مجھے بلا رہا ہو وغیرہ وغیرہ۔

اس رات میں خاص طور پر اس خواب کے بارے میں سوچ رہا تھا اور میرا خیال تھا کہ وہ خواب آج پھر آئے گا۔ مگر ایسا نہیں ہوا۔

اگلے دن عارف نے اسمبلی کے بعد پھر نکلنے کا کہا۔ چونکہ مجھے سمندر پر جانا اچھا لگتا تھا اس لیے میں بھی ساتھ ہو گیا۔ کلفٹن پہنچ کر اس بار ہم قمیض اتار کر پانی میں گھس گئے۔ بہت لطف آیا۔ چونکہ کپڑے گیلے ہو گئے تھے اس لئے اس کو سوکھانے کے لئے ہم ایسے ہی ساحل پر گھومنے لگے۔ اچانک ہم نے اس کٹیا کو دیکھا وہاں ایک مجمع اکٹھا ہوا ہوا تھا۔ ہم سمجھ گئے کہ آج بابا جی باہر آئے ہوئے ہیں۔ ہم فوراً ادھر پہنچ گئے۔ اس اجتماع میں زیادہ لوگ بڑی عمر کے تھے اس لئے ہمیں اگلی سطر پہنچنے میں کوئی زیادہ زور آزمائی نہیں کرنا پڑی۔

بابا جی کسی شخص سے اس کی بپتا سن رہے تھے۔ اچانک انہوں نے

www.islamiurdubook.blogspot.com

اونچی آواز میں کہا۔

"بس!۔۔۔ہم سب سمجھ گئے۔" ان کی آواز میں ایک جلال تھا۔ "یہ ایک جن کا کام ہے۔تم دس ہزار کا بندوبست کرو۔اس اتوار کو ہم تمہارے گھر آئیں گے اور اس جن کو پکڑ کے لے جائیں گے۔"

مجھے بابا جی کو دیکھ کر کچھ تعجب ہوا۔ پہلی بات تو یہ کہ ان کی داڑھی کچھ عجیب سی تھی جیسے خود ہی بڑھی ہوئی ہو اور بے ڈھنگے سے انداز میں بکھری ہوئی تھی۔دوسری بات یہ کہ جس انداز میں انہوں نے پیسے مانگے تھے اس سے ایسا لگتا تھا کہ ان کو اس سائل کے پرابلم سے زیادہ دلچسپی ان پیسوں سے ہے۔

"جی حضور!۔۔۔میں آپ کا احسان ساری زندگی نہیں بھولوں گا۔" اس فریادی نے بڑی عاجزی سے جواب دیا۔

"بس بس۔۔۔اب ہماری ریاضت کا ٹائم ہو گیا ہے۔" بابا جی نے

www.islamiurdubook.blogspot.com

رعب دار انداز میں کہا۔ اسی وقت ایک نوجوان شخص نے اونچی آواز میں کہا۔

"بابا جی!۔۔۔ آج کچھ نہیں دکھائیں گے؟" اس کی آواز میں لجاجت تھی۔ "ہم بڑی دور سے آئیں ہیں۔"

"کیا دیکھو گے؟" بابا جی نے مسکراتے ہوئے بڑے شاہانہ انداز میں کہا۔

"جو حضور چاہیں۔" اسی نوجوان نے پھر عاجزی سے کہا۔

"اچھا بولو!۔۔۔ کس شخص کے بارے میں بتاؤں۔ سب کچھ۔ ماضی، حال اور مستقبل۔" بابا جی نے اسی شاہانہ انداز میں پوچھا۔

سب لوگ خاموش تھے۔ سب کو پتہ تھا کہ جس شخص کو بھی آگے بلایا گیا اسے سب کے سامنے اپنا ماضی، حال اور مستقبل سننا پڑے گا۔ اس لئے کوئی بھی خود کو پیش کرنے میں ہچکچا رہا تھا۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

"بولو بھی!۔۔۔کس کو سننا ہے۔" باباجی نے سارے مجمع کی طرف دیکھا مگر کوئی نہ بولا۔ باباجی کی نظریں اسی نوجوان کی طرف اٹھ گئی نوجوان سمجھ گیا کہ فال اسی کے نام کی نکلے گی اس لئے اس نے جلدی سے کہا۔

"باباجی!۔۔۔کسی کو پرندہ بنا کر دکھائے۔" نوجوان کا مقصد شاید اپنی جان چھڑانا تھا یا پھر وہ واقعی امتحان لینے پر اترا ہوا تھا۔ باباجی نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھا اور اسی کی طرف پھونک دیا۔ اگلا لمحہ سب کے لئے بہت حیران کن تھا۔ وہ نوجوان اچانک غائب ہو گیا اور اسی جگہ سے ایک پرندہ اڑتا ہوا نظر آیا۔ سب لوگ حیران کھڑے دیکھ رہے تھے۔ اور پھر سب نے تعریفی کلمات کہنا شروع کر دیے۔ تھوڑی دیر میں ہم نے اسی نوجوان شخص کو ایک طرف سے آتے ہوئے دیکھا۔ قریب آ کر اس نے باباجی کی طرف دیکھتے

www.islamiurdubook.blogspot.com

ہوئے پوچھا۔

''ابھی تمہیں کیا ہوا تھا؟'' اس کے انداز میں تعجب تھا۔ ''میں تو ادھر کھڑا ہوا تھا مگر اچانک میں نے اپنے آپ کو اس درخت کے پاس کھڑے ہوئے پایا۔''

اس کے بیان پر سب ہنسنے لگے اور باباجی ہنستے ہوئے اپنی کٹیا میں چلے گئے۔

میرے دماغ میں آندھیاں چل رہی تھیں۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔ کیا وہ نوجوان واقعی پرندہ بن گیا تھا اور اس کو احساس تک نہیں ہوا۔ عارف بھی میری طرح حیرت زدہ کھڑا تھا۔ کچھ دیر میں مجمع چھٹ گیا۔ ہم بھی گھر کی طرف چل پڑے۔ میں نے عارف کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''کیا واقعی وہ شخص پرندہ بن گیا تھا۔''

www.islamiurdubook.blogspot.com

"لگتا تو ایسے ہی ہے۔" عارف نے حیرانی سے جواب دیا۔ "وہ شخص ہمارے سامنے ہی غائب ہوا اور اس کی جگہ پرندہ اڑتا ہوا نظر آیا۔"

"مگر اس شخص کو یہ یاد کیوں نہ رہا کہ وہ ابھی پرندہ بنا تھا؟" میں نے پرخیال انداز میں پوچھا۔

"ہو سکتا ہے جب وہ پرندہ بنا تو اس کا ذہن بھی پرندے کے ذہن کی طرح محدود ہو گیا جس کی وجہ سے اس کی یادداشت نے کام نہیں کیا۔" عارف نے اپنے طور پر اس کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ مگر صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ خود اپنے جواب سے مطمئن نہیں تھا۔

بہر حال ہم دونوں کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں تھا اور ہم دونوں حیرت زدہ اپنے گھر پہنچ گئے۔

اس رات سونے سے پہلے میں نے اپنے والد سے پوچھا۔

"بابا!۔۔۔کیا جادو کی حقیقت ہے؟"

www.islamiurdubook.blogspot.com

''بالکل بیٹا!'' انہوں نے جواب دیا ''ہمارے نبی پاک ﷺ پر بھی جادو ہوا تھا۔''

''کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ ایک شخص جادو سے ایک جیتے جاگتے انسان کو پرندہ بنا دے؟'' میں نے اصل مقصد کی طرف آتے ہوئے پوچھا۔

''ہوں!۔۔۔'' بابا نے ہنکارہ بھرا۔

''میرا علم اس معاملے میں ناقص ہے۔ ہو بھی سکتا ہے اور نہیں بھی۔ مگر تم کیوں پوچھ رہے ہو؟''۔ آخر میں انہوں نے وہی سوال پوچھ لیا جس کا مجھے ڈر تھا۔

''بس ویسے ہی۔'' میں نے ٹالتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے میں یہ تو نہیں بتا سکتا تھا کہ کالج جانے کے بہانے میں ہم کلفٹن گئے ہوئے تھے۔ اس رات سونے سے پہلے نہ چاہتے ہوئے بھی میں اس واقعے کے بارے میں سوچتا رہا اور پھر نیند آ گئی۔ سوتے ہوئے بھی میرے ذہن

www.islamiurdubook.blogspot.com

میں یہی واقعہ گردش کرتا رہا اور مجھے عجیب وغریب خواب آتے

رہے۔ کبھی میں دیکھ رہا ہوں کہ اسی باباجی نے مجھے پرندہ بنادیا

ہے۔ کبھی یوں لگے جیسے میں پرندہ بنا ہواؤں میں اڑ رہا ہوں۔

صبح میں کچھ دیر سے اٹھا۔ ماں نے جگایا تو آنکھ کھلی۔ سورج چڑھ آیا

تھا اور میں بے سدھ سو رہا تھا۔ نہا دھو کر ناشتے کے لئے بیٹھا تو دیکھا

والد صاحب پہلے سے موجود تھے۔

"بیٹا!۔۔۔آج جمعرات ہے اور میں شاہ صاحب کے پاس جاؤں گا

عصر کے بعد۔ تم چلو گے؟" والد صاحب نے پوچھا۔

اچانک میرے ذہن میں بجلی کی طرح ایک خیال آیا۔ کیوں نہ شاہ

صاحب سے اس کے بارے میں پوچھا جائے؟

"ضرور۔۔۔بابا!" میں نے فوراً ہی جواب دیا" آپ مجھے لے کر

جائیے گا۔"

www.islamiurdubook.blogspot.com

"ٹھیک ہے۔ تم پھر دوکان پر ہی آ جانا۔ میں عصر شاہ صاحب کے ساتھ ادا کرنا چاہتا ہوں۔" والد صاحب نے اپنا پروگرام بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے بابا!۔۔ میں پہنچ جاؤں گا۔"۔ میں نے رضامندانہ انداز میں جواب دیا۔

ناشتہ کر کے میں حسب معمول عارف کی طرف گیا اور اس کو ساتھ لے کر کالج پہنچے۔ راستے بھر ہم کل والے واقعے کے بارے میں باتیں کرتے رہے۔ کالج میں پہنچ کر ہم لوگوں نے خوب بڑھا چڑھا کر اس واقعے کو اپنے دوستوں میں بیان کیا۔ سب لوگ بڑے اشتیاق سے سنتے رہے اور سوال پوچھتے رہے۔ سب کا حیرت سے برا حال تھا۔ ایک دو نے تو ہمیں جھوٹا بھی ثابت کرنے کی کوشش کی۔ مگر ہم اپنی بات پر ڈٹے رہے۔ آخر طے پایا کہ لوگ چل کر خود دیکھ لیں۔ مگر

www.islamiurdubook.blogspot.com

اس دن ایک ٹیچر کا ٹیسٹ تھا۔ اس لئے بات اگلے دن پر چلی گئی۔

کالج سے فارغ ہو کر میں سیدھا گھر آیا۔ دوپہر کا کھانا کھا کر سیدھا

والد صاحب کی دوکان پر پہنچ گیا۔ عصر میں کچھ وقت ابھی باقی تھی۔

والد صاحب گاہکوں کو نمٹا رہے تھے۔ میں ان کو کام کرتے دیکھ رہا

تھا۔ اتنے میں ایک شخص ان کی دوکان پر آیا۔ وہ شخص شکل ہی سے

بدمعاش لگ رہا تھا۔ اس نے آتے ہی بغیر کچھ پوچھے فریزر سے کول

ڈرنک نکالی اور پینے لگا۔ والد صاحب نے اس کی طرف دیکھا اور پھر

نچلے دراز سے سو سو کے دو نوٹ نکال کر اس کی طرف بڑھا دیئے۔

"آج دو نہیں تین نوٹ چاہیے" اس نے فرعونیت سے کہا۔

"تین۔ مگر کیوں؟" والد صاحب نے حیرت سے پوچھا۔ "تم ویسے

بھی ہفتے والے دن آتے ہو اور آج جمعرات ہے۔ پھر بھی میں تمہارا

بھتہ دے رہا ہوں اور تم تین سو مانگ رہے ہو۔"

www.islamiurdubook.blogspot.com

"چل بس!۔۔۔زیادہ زبان نہ چلا اور چپ کر کے ایک اور نوٹ نکال"

اس بدمعاش نے اسی لہجے میں برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

اس کے بات کرنے کے سٹائل سے میرا خون جوش کھانے لگا۔میں

نے آگے بڑھتے ہوئے والد صاحب سے پوچھا۔

"بابا!۔۔۔کس چیز کا بھتہ دے رہے ہیں آپ؟"۔

"کچھ نہیں بیٹا۔" والد صاحب نے جلدی سے کہا۔"یہ معمول کی بات

ہے۔"

"یہ چھوکرا کون ہے؟" اس بدمعاش شخص نے میری طرف کینہ توز

نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"میرا بیٹا ہے۔۔۔استاد!" والد صاحب نے جلدی سے جواب دیا

"چھوڑو اس کو۔۔۔یہ تو بچہ ہے ابھی پڑھ رہا ہے۔"

"ہوں!۔۔۔آج کل کے چھوکرے بڑے تیز ہو گئے ہیں" استاد

www.islamiurdubook.blogspot.com

نے اسی طرح برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ "اپنی اوقات نہیں جانتے اور ہر بات میں ٹانگ اڑانے لگتے ہیں۔"

اس کی بات سن کر میرا خون کھول اٹھا۔ کچھ کچھ بات میری سمجھ میں آ گئی تھی۔ یہ شخص دس روپے میرے والد سے ہر ہفتے بھتہ لیتا تھا۔ پتہ نہیں کیوں والد صاحب اس کو دے رہے تھے۔

"او بھائی!۔۔۔ذرا زبان سنبھال کر بات کرو!" میں نے غصے میں کہا۔ "یہ کوئی طریقہ نہیں ہے شریفوں سے بات کرنے کا۔"

"تیری شرافت کی ایسی تیسی۔" استاد نے دانت پیستے ہوئے کہا اور فوراً جیب سے ایک لمبا سا چاقو نکال لیا۔

والد صاحب اس صورتحال کو دیکھ کر بڑے پریشان ہوئے۔ انہوں نے فوراً دراز کھولا اور ایک سو کا نوٹ اور نکال کر جلدی سے تینوں نوٹ آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

"استاد!۔۔۔ معاف کر دو اس کو۔ ابھی بچہ ہے۔ یہ لو پورے تین

سو۔" ان کے لہجے میں عاجزی تھی۔

استاد نے نوٹوں کی طرف دیکھا تو اس کا غصہ ٹھنڈا پڑ گیا۔ نوٹ لیتے

ہوئے وہ بولا۔

"اس چھوکرے کو سمجھا دے۔ آئندہ میرے سے اونچے میں بات کی تو

زبان کاٹ دوں گا سالے کی۔" اس کے انداز میں وہی فرعونیت تھی۔

میرا ابھی جوان خون تھا اور جوش میں بھی۔ میرے ذہن میں آیا کہ

آگے بڑھ کر اس کے گریبان کو پکڑ لوں مگر پھر یہ سوچ کر رک گیا کہ

میں تو دوکان پر کبھی کبھار ہی آتا ہوں جبکہ والد صاحب کا ہر وقت

یہاں پر رہنا ہوتا ہے اس لیے میرے اس عمل سے ان کو بعد میں

پریشانی نہ ہو۔

وہ بدمعاش نوٹ لے کر خراماں خراماں اگلی دوکان کی طرف چل پڑا۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

"چل چھوڑ بیٹا!۔۔۔کیوں ان گنواروں کے منہ لگتے ہو۔" والد صاحب نے سمجھانے والے انداز میں کہا۔ "یہ تو روز کا معمول ہے یہاں پر۔ یہ بدمعاش لوگ سرکاری افسروں اور ہمارے اپنے ہی چنے ہوئے حکومتی اہلکاروں کے بل بوتے پر چندے کے نام پر بھتہ وصول کرتے ہیں۔"

"مگر آپ لوگ ان کو بھتہ دیتے کیوں ہیں؟" میں نے پوچھا۔ میرا غصہ ابھی تک ٹھنڈا نہیں ہوا تھا۔

"تو کیا کریں بیٹا؟" والد صاحب نے بیچارگی سے کہا۔ "اگر بھتہ نہیں دیں گے تو یہ لوگ کاروبار نہیں کرنے دیں گے۔ بلاوجہ تنگ کریں گے جس سے اپنے خاندان کے لئے روزی کمانا دوبھر ہو جائے گا۔ ہم شریف لوگ ہیں لڑنے جھگڑنے کی بجائے کچھ پیسے دے کر ان کا منہ بند کر دیتے ہیں۔ لڑنا جھگڑنا ہمارے بس کا کام نہیں

www.islamiurdubook.blogspot.com

ہے‘‘

’’پھر بھی ابا۔۔۔ اگر آپ سب لوگ مل کر فیصلہ کرلیں کہ ان کو بھتہ نہیں دینا تو پھر وہ کس کس سے جھگڑا کرلیں گے؟‘‘ میں نے پر خیال انداز میں کہا۔

’’کوشش کی تھی ایک بار ہمارے کچھ تاجران نے۔‘‘ والد صاحب نے جواب دیا۔ ’’اگلے دن تمام دکانداروں کو نوٹس آ گیا کہ یہ سب دوکانیں غیر قانونی ہیں اس لئے ایک ہفتے میں ان کو ناجائز تجاوزات قرار دے کر گرایا جا رہا ہے۔ ہم سب لوگ گھبرا گئے۔ اپنے علاقے کے ایم۔ این۔ اے صاحب کے پاس گئے تو انہوں نے کہا بھتہ بند کیا ہے تو یہ سب کچھ تو ہوگا۔‘‘

ان کی بات سن کر میں حیران رہ گیا۔

’’پھر‘‘۔۔۔ میرے منہ سے نہ چاہتے ہوئے بھی نکل گیا۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

"پھر کیا!" والد صاحب نے عجیب سے انداز میں ہنستے ہوئے کہا

"سب نے مل کر فیصلہ کیا کہ بھتہ دینا دوکان کھو دینے سے تو برا نہیں ہے۔لہذا منت سماجت کر کے دوبارا بھتہ دینا شروع کر دیا۔"

میں سر جھکا کر سوچنے لگا کہ یہ سب کیا ہے۔ مجھے پریشان دیکھ کر والد صاحب جلدی سے دوکان بند کرتے ہوئے بولے۔

"چلو چھوڑو ان چکروں کو۔۔۔نماز کا وقت ہو گیا ہے چلو شاہ صاحب کی طرف چلیں۔"

ہم دونوں دوکان بند کر کے وہاں سے چل پڑے۔شاہ صاحب ایک مدرسہ چلاتے تھے۔وہیں نماز پڑھی اور پھر ان کے گرد بیٹھ گئے۔ مجھے دیکھ کر شاہ صاحب مسکرائے اور کہنے لگے۔

"آؤ بھئی سلیمان۔۔۔کیا حال ہے آپکا۔"

"جی بالکل ٹھیک۔" میں نے مودبانہ انداز میں جواب دیا۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

"آجاؤ بھئی ہمارے پاس بیٹھو!" انہوں نے محبت بھرے لہجے میں کہا۔

میں آگے بڑھ کر ان کے پاس بیٹھ گیا۔ انہوں نے میرے کندھے پر محبت سے ہاتھ رکھ دیا۔

کچھ لوگ ایک شرعی مسئلہ پوچھنے لگ گئے۔ شاہ صاحب نے بہت فراست سے ان کو جواب دیا اور پھر والد صاحب کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں بھئی رحمت علی، تمہارے کیا حالات ہیں؟"

"اللہ کا بڑا احسان ہے۔ شاہ جی!" والد صاحب نے جواب دیا۔ "بس آپ کی دعاؤں کے طالب ہیں"

اتنے میں ایک شخص نے آکر اطلاع دی کہ شاہ صاحب کے آبائی گاؤں سے ان کی زمینوں سے کچھ اناج آیا ہے ٹرک میں۔ شاہ جی

نے کہا کہ اس کو پچھلے کمرے میں اتروالو۔ اسی شخص نے ہچکاتے ہوئے کہا کہ ایک آدمی کی ضرورت ہے جو مال اتارنے میں مدد کرے۔ اس سے پہلے کہ کوئی بولتا۔ والد صاحب فوراً اٹھ کھڑے ہوئے۔

"چلو میں چلتا ہوں۔" والد صاحب نے کہا۔

"ارے رحمت علی، تم رہنے دو۔ اور لوگ ہیں نا" شاہ صاحب نے فوراً ہی کہا۔

"شاہ جی!۔۔۔ یہ میرے لیے بڑے اعزاز کی بات ہے کہ یہ ناچیز آپ کے کسی کام آجائے۔" والد صاحب نے بڑی عاجزی سے جواب دیا۔ "مہربانی فرما کر مجھے اس نیک کام سے مت منع کریں۔"

"اچھا جیسے تمہاری خوشی۔" شاہ صاحب نے ہتھیار ڈالتے ہوئے کہا۔

والد صاحب کے جاتے ہی مجھے خیال آیا کہ یہ بہت اچھا موقعہ ہے

www.islamiurdubook.blogspot.com

مجھے اپنے سوال پوچھنے کا۔ میں نے فوراً ہی سوال کر دیا۔

"شاہ جی!۔۔۔ جادو کیا ہوتا ہے۔"

شاہ صاحب نے غور سے میری طرف دیکھا اور پھر مسکرا دیئے۔

"بھئی جب کوئی معمول سے ہٹ کر ایسا کام ہو جائے جسے ہماری عقل نہ سمجھ سکے تو اسے ہم جادو کہتے ہیں۔" انہوں مسکراتے ہوئے ہی مجھے سمجھایا۔

"کیا کوئی آدمی جادو کے ذریعے کسی انسان کو پرندہ بنا سکتا ہے؟" میں نے جلدی سے اپنی اصل سوال کی طرف آتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں!" انہوں نے سر کو نفی میں ہلاتے ہوئے کہا۔ "ایسا صرف قصے کہانیوں میں ہوتا ہے۔ ہاں کچھ اور قسمیں ہیں جیسے کالا جادو! جسے کسی انسان کو جانی یا مالی نقصان پہنچانے کے لئے کیا جاتا ہے۔"

شاہ صاحب نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ ان کے چہرے پر

www.islamiurdubook.blogspot.com

مسکراہٹ بھی تھی جو مجھے حوصلہ دے رہی تھی کہ مزید سوال پوچھ لو۔

"اگر میں یہ کہوں کہ میں نے اپنی آنکھوں کے سامنے ایک شخص کو پرندہ بنتے ہوئے دیکھا ہے۔" میں نے آنکھیں نیچی رکھتے ہوئے کہا۔

شاہ صاحب اچانک سنجیدہ ہوگئے۔ حاضرین مجلس بھی ایک دم چونک کر مجھے دیکھنے لگے۔

"بیٹا!۔۔۔تم نے ایسا کہاں دیکھا؟" انہوں نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

میں نے تفصیل سے ان کو سارا واقعہ سنادیا۔ حاضرین بھی بڑی توجہ سے سن رہے تھے۔ میں نے اپنی بات ختم کی تو تھوڑی دیر کے لئے شاہ صاحب خاموش ہو گئے۔ انہوں نے آنکھیں بند کر لیں اور کچھ دیر مراقبہ کی سی کیفیت میں بیٹھے رہنے کے بعد فرمانے لگے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

"بیٹا!۔۔۔میرا علم ناقص ہے۔ پھر بھی میں وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ایسا کوئی جادو نہیں ہے۔" ان کا لہجہ بہت سنجیدہ تھا۔ "اس شخص کے بارے میں میں نے پہلے بھی سن رکھا ہے۔ میرے خیال میں وہ کالا جادو جانتا ہے۔ کالے جادو میں ایک عمل ایسا بھی ہوتا ہے جس سے حاضرین کی آنکھوں کے آگے پردہ پڑ جاتا ہے اور عامل جو دکھانا چاہتا ہے وہی معمول دیکھتا ہے۔ مثال کے طور پر، اس وقت اس عامل نے تمام لوگوں کی آنکھوں پر پردہ ڈال کر انہیں یہ دکھا دیا کہ وہ شخص گم ہو گیا ہے اور ایک پرندہ وہاں اڑ رہا ہے۔ اور دوسرے عمل سے اس عامل نے اپنے بیروں کو حکم دیا ہوگا کہ فوراً اس شخص کو اٹھا کر دور درخت کے پاس چھوڑ آؤ۔ چونکہ کالے جادو کے بیر بہت طاقتور ہوتے ہیں اس لئے انہوں نے یہ کام پلک جھپکنے میں کر دیا ہوگا۔ شاید یہی وجہ ہے کہ اس شخص کو یہ یاد نہیں رہا کہ وہ اڑا بھی تھا کیونکہ وہ نہ ہی پرندہ بنا

www.islamiurdubook.blogspot.com

تھا اور نہ ہی اڑا تھا۔"

مجھے ان سے تفصیل سن کر ایسا لگا جیسے سارے سوالوں کا جواب مل گیا ہو۔ مگر کالے جادو کے بارے میں میرا علم زیرو تھا سو موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں نے اگلا سوال کر دیا۔

"یہ پیر کیا چیز ہوتے ہیں۔ شاہ جی!"

"چھوڑو بیٹا ان باتوں کو۔" شاہ جی نے ٹالتے ہوئے مگر مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔ "کالا جادو کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہوتا ہے اس لئے اس کے بارے میں جان کر کیا کرنا؟"

پھر انہوں نے ایک حادیث مبارکہ سنا کر ایمان کی فضیلت بیان کی۔

اسی دوران والد صاحب بھی آگئے اور میں خاموشی سے شاہ صاحب کی باتیں سنتا رہا۔ مجھے کچھ کچھ اپنے سوالوں کا جواب مل گیا تھا مگر یہ پیر کیا ہوتے ہیں اور کالے جادو کا عامل کس طرح دوسرے لوگوں کی آنکھوں

www.islamiurdubook.blogspot.com

کو وہ دکھاتا ہے جو وہ چاہتا ہے۔ ظاہری بات ہے اب میں دوبارہ شاہ صاحب سے یہ سوال نہیں کر سکتا تھا۔

کچھ دیر ان کے پاس بیٹھنے کے بعد ہم لوگ مغرب کی نماز کے لئے اٹھ گئے۔ نماز کے بعد شاہ صاحب اپنے حجرہ میں چلے گئے اور ہم لوگ گھر کی طرف چل پڑے۔ والد صاحب راستے میں مجھے نسبت اور مرید ہونے کے فوائد گنواتے رہے۔ گھر پہنچ کر کھانا وغیرہ کھا کر میں سونے کے لئے چلا گیا۔ اس رات مجھے بہت دیر کے بعد نیند آئی اور اسی لئے صبح دیر سے اٹھا۔

ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہو کر میں کالج کی طرف نکل پڑا۔ کالج تو ایک بہانہ تھا آج تو ہمارا پروگرام پھر کلفٹن پر جانے کا تھا۔ ہم لوگ کالج اکٹھے ہوئے اور پھر چار مزید دوستوں کے ساتھ کلفٹن کی طرف چل پڑے۔ ان دوستوں میں ریاض بھی تھا جس نے اس کو سراسر جھوٹ

قرار دے دیا تھا۔ میں راستے میں عارف کو شاہ صاحب سے حاصل
ہونے والی تفصیل بتاتا رہا۔ چونکہ ہم دونوں ہی کالے جادو سے نابلد
تھے اس لیے اپنے اپنے انداز سے ہی ایک دوسرے کو بتاتے
رہے۔ اتنے میں ہم وہاں پہنچ گئے۔ بابا جی کی کٹیا کے باہر حسب
معمول رش تھا مگر آج بابا جی باہر نہیں آئے تھے۔ ہم نے وہیں رہ کر
انتظار کرنے کا فیصلہ کیا۔ تقریباً تین گھنٹے کے تھکا دینے والے انتظار
کے بعد کٹیا کا دروازہ کھلا اور بابا باہر نکل آئے۔ میں نے غور سے اس کا
جائزہ لیا تو اندازہ ہوا کہ اس کی کپڑے بھی کافی گندے تھے اور
داڑھی اور سر کے بالوں سے اندازہ ہو رہا تھا کہ شاید وہ کافی عرصے
سے نہایا نہیں ہے۔ آج میرا دیکھنے کا انداز کچھ بدلا ہوا تھا۔
اس بابا جی نے باہر نکل کر حاضرین پر ایک نظر ڈالی اور پتہ نہیں کیوں
اس کی نظریں ہم بچوں پر رک گئی۔ اتنے میں ایک آدمی نے تھوڑی سی

بلند آواز میں فریاد کی کہ کچھ عرصے سے اس کے سارے کام الٹے پڑ رہے ہیں۔ اگر باباجی اس کے لئے کوئی دعا وغیرہ کر دیں تو وہ ان کا شکرگزار ہوگا۔ باباجی نے اس کی طرف دیکھا اور ہنس کر کہا۔

"دعا تو کبھی ہم نے اپنے لیے نہیں کی تمہارے لیے کیا کریں۔" پھر کچھ توقف کر کے بولا۔ "اگر پانچ ہزار نذرانہ لاؤ تو بات بن جائے گی۔"

"یہ تو بڑی رقم ہے۔" اس آدمی نے لجاجت سے جواب دیا۔ "کچھ وقت لگ جائے گے۔"

"تو جاؤ۔۔۔انتظام کرو۔" باباجی نے جلالانہ انداز میں جواب دیا "اگر ہو جائے تو آجانا"

اچانک مجھے ایک سوال سوجھا اور میں نے اونچی آواز میں کہا۔

"باباجی!۔۔۔کیا آپ مسلمان ہیں۔"

www.islamiurdubook.blogspot.com

سوال تو میں کر بیٹھا مگر بعد میں ڈرا کیونکہ ایک دم سارے مجمع کو جیسے سانپ سونگھ گیا۔ باباجی نے گھور کر مجھے دیکھا اور لاپرواہی سے جواب دیا۔

"ہم لوگ مذہب وغیرہ سے اونچے ہوتے ہیں۔ یہ باتیں عام لوگوں کے لئے ہوتی ہیں۔"

یہ جواب سنتے ہی سارے مجمع نے تعریفیں شروع کر دیں اور مجھے روز روشن کی طرح عیاں ہو گیا کہ یہ شخص کالا جادو جانتا ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اسی دوران کچھ اور فریادی بھی آگئے آئے اور انہوں نے نذرانے وغیرہ دیئے اور اپنے مسائل حل کروائے۔ جب باباجی واپس جانے لگے تو حسب معمول کسی نے پھر فرمائش کی کہ کچھ دکھائے۔

"کیا دیکھو گے بھئی؟"۔ باباجی نے حسب معمول شاہانہ انداز میں

www.islamiurdubook.blogspot.com

پوچھا۔

"بابا جی آپ خود طوطا بن کر دکھائیں۔" اچانک ریاض نے اونچی آواز میں کہا۔ ہمارے مجمع نے پھر ایک بار ہم لڑکوں کی طرف دیکھا۔ صاف طور پر لگ رہا تھا کہ ان کو ہماری مداخلت پسند نہیں آئی تھی۔

"ہماری چھوڑو اپنی بات کرو۔" بابا جی نے گھورنے والی نظروں سے دیکھا۔

"کیوں بھئی؟ پول کھل جائے گا؟" ۔ ریاض شیخی پر اترا ہوا تھا۔

بابا جی نے گھورتے ہوئے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھا۔ میں سمجھ گیا کہ اب ریاض کو وہ کوئی پرندہ یا جانور بنائے گا۔ لیکن جو ہوا وہ ہمارے لیے مکمل طور پر غیر متوقع تھا۔ اچانک ریاض کا جسم ہوا میں بلند ہونے لگا۔ ریاض کو پہلے تو یقین نہیں آیا مگر جب تقریباً پندرہ فٹ کی اونچائی پر اس کا جسم معلق ہو گیا تو اس کے منہ سے چیخیں نکلنا شروع ہو گئیں۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

"مجھے نیچے اتارو۔۔۔خدا کے لئے مجھے نیچے اتارو"۔۔۔ریاض کے حلق سے چیخیں بلند ہو رہی تھیں۔

بابا جی نے شاہانہ انداز میں مجمع کی طرف دیکھا اور پھر رعب دار آواز میں کہا۔

"بولو!۔۔۔اب تاشو بابا کو تنگ کرو گے؟"

"نہیں کروں گا۔۔۔پلیز مجھے نیچے اتارو۔" ریاض کے سارے کس بل نکل چکے تھے۔ مجھے پہلی بار پتہ چلا کہ بابا جی کا نام تاشو بابا ہے۔ تاشو بابا نے کچھ دیر انتظار کیا اور پھر منہ ہی منہ میں کچھ پڑھا تو ریاض اچانک تیزی سے زمین پر آ گرا۔ اتنی اونچائی سے گرنے کی وجہ سے اسے کافی چوٹ آئی۔ شائد اس کا بازو اس کے اپنے وزن کے نیچے آ گیا تھا۔ دوسرے لڑکوں نے اسے اٹھانے کی کوشش کی اور تب اندازہ ہوا کہ اس کا ہاتھ شاید ٹوٹ گیا تھا کیونکہ وہ اس ہلا نہیں پا رہا

www.islamiurdubook.blogspot.com

تھا اور مسلسل کراہ رہا تھا۔

اس واقعے نے سارے مجمع کو خوف زدہ کر دیا۔ ان کو اندازہ ہو گیا کہ اگر کسی نے تا شو بابا کے ساتھ بدتمیزی کی تو اس کا انجام یہی ہوگا۔

یہ کرتب دکھانے کے بعد تا شو بابا اندر چل پڑا۔ ہم لڑکوں نے بھی ریاض کو سہارا دیتے ہوئے وہاں سے نکلنے میں عافیت سمجھی۔ کئی لوگوں نے ہمیں آئندہ ادھر نہ آنے کا مشورہ دیا۔

میں اور عارف واپس گھر کی طرف چل پڑے۔ میں خوفزدہ تو نہیں تھا مگر مجھے ریاض کی حالت پر افسوس ضرور تھا۔ اس کی غلطی اتنی بڑی نہیں تھی جتنی اس کو سزا دے دی گئی تھی۔

میں اور عارف آپس میں باتیں کرتے ہوئے گھر پہنچ گئے۔ اس دن میں دیر تک بیٹھا یہ سوچتا رہا کہ اگر اس طرح کی طاقتیں رکھنے والا شخص اگر یوں بے لاگ لوگوں کو سزائیں دینا شروع کر دے تو اس کو کون

www.islamiurdubook.blogspot.com

روک سکے گا؟ کوئی تو ہونا چاہیے جو اس کو روک سکے۔

کچھ دن اسی طرح سے گزر گئے۔ میں نے اور عارف نے دوبارہ ادھر کا رخ نہیں کیا۔ ریاض کے ساتھ کیا ہوا۔ ہمیں کچھ پتہ نہیں چلا۔ بس اس نے کچھ عرصے کی چھٹیاں لے لیں اور پھر پتہ چلا کہ ان کے والد کا تبادلہ کسی اور شہر ہو گیا اور وہ شہر اور کالج چھوڑ کا چلے گئے۔

یہ شائد اس سے چھٹے دن کی بات ہے کہ عارف کو بخار ہو گیا۔ میں اس کی تیمارداری کے لئے گیا تو حیرت انگیز بات کا پتہ چلا کہ اس کے بخار کی ڈاکٹروں کو سمجھ نہیں آ رہی۔ سب رپورٹس بالکل کلیر ہیں۔ مگر بخار اتر ہی نہیں رہا۔ عارف کے والد صاحب نے کسی اور ڈاکٹر کو دکھانے کا قصد کیا۔ دو تین دن تک میں مسلسل عارف کی تیمارداری کے لئے جاتا رہا اور اس کا حوصلہ بڑھاتا رہا۔

ایک دن میں عارف کے پاس ہی بیٹھا تھا کہ اس نے مجھے عجیب

www.islamiurdubook.blogspot.com

وغریب باتیں بتائیں۔ اس نے بتایا کہ اکثر رات کو انہیں اپنے گھر کی چھت پر بلیوں کے لڑنے اور چیخنے کی آوازیں آتی ہیں اور یہ کہ ان کے گھر میں اکثر کسی نہ کسی حصے سے فریش خون کا ڈھیر ملتا ہے۔ ایک بار وہ ڈھیر عارف کے اوپر گرا تھا جس سے اس کا سارا بدن خون میں نہا گیا تھا۔ عارف کے والد کا خیال تھا کہ کسی نے ان پر جادو کروایا ہے۔ یہ سب باتیں میرے لئے باعث حیرت کا باعث تھیں۔

واپسی پر میں نے گھر سے اپنی کچھ جمع پونجی لی اور بازار جا کر جادو سے متعلق جتنی بھی کتابیں نظر آئیں خرید لایا۔ رات دیر تک میں وہ پڑھتا رہا۔ ان کتابوں میں اکثر میں یہ ساری علامات کالے جادو کی بتائی گئیں تھیں۔ اور ان کا حل صرف یہ تھا کہ پتہ چلایا جائے کہ عمل کس نے کیا اور کن چیزوں پر کیا ہے۔ اس کو تلف کر کے ہی اس سے چھٹکارہ ممکن تھا۔ ایک کتاب میں یہ بھی لکھا تھا کہ اگر کوئی بزرگ کامل

www.islamiurdubook.blogspot.com

مل جائے تو وہ اس کا توڑ کلام پاک سے کر سکتے ہیں۔ مجھے فوراً شاہ صاحب کا خیال آ گیا۔ اگر ان کے پاس کالے جادو کے بارے میں معلومات تھیں تو یقیناً وہ اس کا توڑ بھی جانتے ہونگے۔

اگلے دن میں خود ہی شاہ صاحب کے پاس جا پہنچا۔ وہ درس میں مصروف تھے۔ مجھے دیکھ کر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ کچھ دیر بعد وہ میرے پاس آئے اور بولے۔

"ہاں بھائی سلیمان میاں۔۔ آج کیسے آنا ہوا۔" ان کے لہجے میں بدستور مٹھاس تھی۔

"شاہ جی!۔۔ تکلیف کی معذرت چاہتا ہوں۔ دراصل آپ سے ایک درخواست کرنا تھی۔" میں نے مودبانہ انداز میں کہا۔

"ہاں بولو!"

میں نے ان کو عارف کے بارے میں تفصیل سے بتایا۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

''آپ سے درخواست ہے کہ اس کا کوئی علاج تجویز کریں۔'' شاہ صاحب نے بغور میری طرف دیکھا اور فرمانے لگے۔

''کالے جادو کا توڑ کلام پاک میں ہے۔ تم ایسا کرو اپنے دوست کو آج عصر کے بعد میرے پاس لے کر آنا۔ میں کوشش کروں گا۔ شفاء تو اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

میرے لئے ان کے اتنے الفاظ ہی خوشی کا باعث تھے۔ میں وہاں سے سیدھا عارف کے گھر گیا۔ اس کو ساری بات بتائی۔ عارف کے والد بھی آ گئے تھے۔ ان کو بھی شاہ صاحب کے بارے میں بتایا۔

دونوں تیار ہو گئے۔ ہم ٹھیک عصر کے وقت شاہ صاحب کے ہاں پہنچ گئے۔ نماز ان کے پیچھے پڑھی۔ پھر ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو شاہ صاحب نے عارف کو دیکھتے ہی کہہ دیا کہ جادو ہی ہے۔ پھر انہوں نے ایک پانی پڑھ کر دیا کہ صبح شام اس کو دو۔ پھر وہ عارف کے

www.islamiurdubook.blogspot.com

والد صاحب کی طرف دیکھتے ہوئے بولے۔

"تمہارے گھر میں کسی جگہ پر کچھ تعویز اور ایک حرام جانور کی ہڈی دفن کی گئی ہے۔ اس کی جگہ کا پتہ چلانا بہت ضروری ہے۔ کیا آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہ جگہ کہاں ہے یا پھر مجھے اس کے لئے ایک چلہ کرنا پڑے گا۔"

"ہمارے گھر میں ایک باغیچہ ہے" عارف کے والد صاحب نے جواب دیا۔ "شاید وہاں مٹی میں کچھ دبایا گیا ہو۔"

"آپ جا کر اسے تلاش کریں۔ اگر مل جائے تو سب کچھ جلا دیں۔" شاہ جی نے کہا۔ "اگر نہ مل سکے تو مجھے بتا دینا۔"

عارف کے والد صاحب نے کچھ نیاز دینے کی کوشش کی مگر شاہ جی نے نرمی سے منع کر دیا۔ ہم لوگ واپس آ گئے۔ پھر ہم نے تقریباً سارا باغیچہ ہی کھود ڈالا۔ آخر ایک کونے سے ہمیں کچھ اسی طرح کی چیزیں مل

www.islamiurdubook.blogspot.com

گئیں۔ ہم نے ہدایت کے مطابق فوراً ان کو جلا دیا۔ عارف کے والد فوراً شاہ جی کو اطلاع کرنے چلے گئے۔

میں بھی عارف کو تسلی دے کر اپنے گھر واپس آ گیا۔ اس سے اگلے دن میں کالج جا رہا تھا کہ اچانک میں نے تاشو بابا کو جلدی جلدی ایک طرف جاتے دیکھا۔ یہ پہلا موقع تھا کہ تاشو بابا کو میں نے کٹیا کے باہر دیکھا تھا۔ تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر میں بھی ان کے پیچھے ہو گیا۔ کچھ دیر پیچھا کرنے کے بعد یہ دیکھ کر میرے چھکے چھوٹ گئے کہ تاشو بابا عارف کے گھر کے سامنے جا کر رک گیا۔ اس نے دروازہ کھٹکایا۔ عارف کے والد صاحب شاید ابھی کام پر نہیں گئے تھے۔

انہوں نے دروازہ کھولا اور پھر تاشو بابا سے کچھ بات چیت کی۔ صاف نظر آ رہا تھا کہ عارف کے والد صاحب تاشو بابا کی باتوں سے پریشان ہو گئے تھے۔ پھر کچھ دیر کے بعد تاشو بابا واپس چل پڑا۔ ان

www.islamiurdubook.blogspot.com

کے جانے کے بعد میں بھی کالج کی طرف چل پڑا کیونکہ دیر ہو رہی تھی۔

کالج میں وقت بہت مشکل سے کٹا۔ جیسے ہی آخری پیریڈ ختم ہوا میں فوراً گھر پہنچا۔ کتابیں رکھیں اور کھانا کھائے بغیر ہی عارف کے گھر جا پہنچا۔ عارف گھر پر ہی تھا اور کچھ پریشان نظر آرہا تھا۔ میرے پوچھنے پر کہنے لگا۔

"یار سلیمان۔ وہ تاشو بابا آیا تھا۔"

"پھر"۔ میں نے پوچھا

"وہ والد صاحب کو کہہ کر گیا ہے کہ تمہارے بیٹے پر کالا جادو ہوا ہے۔ ہم جتنی بھی کوشش کر لیں اس سے چھٹکارا نہیں مل سکتا۔ ایک وار کو روکو گے تو دوسرا وار ہو جائے گا۔ اس نے کہا کہ اس کے پاس اس کا مکمل توڑ ہے مگر اس کے لئے ہمیں چالیس ہزار کا انتظام کرنا پڑے گا۔"

www.islamiurdubook.blogspot.com

عارف نے بتایا۔

عارف کی باتیں سن کر میرے ذہن میں آندھیاں سی چلنے لگ گئیں۔ تاشو بابا کو کیسے پتا چلا کہ عارف پر جادو ہے اور اس کا ایک وار بھی روک لیا گیا ہے۔

"انکل نے تاشو بابا سے پوچھا کہ ان کو اس کا پتہ کیسے چلا"۔ میں نے سوال کیا۔

"ہاں!۔۔۔ انہوں نے پوچھا تھا۔" عارف نے جلدی سے کہا۔ "مگر تاشو بابا نے کہا کہ ان سے کوئی بات بھی چھپی ہوئی نہیں ہے۔"

"پھر انکل نے کیا جواب دیا"۔۔۔ میں نے اگلا سوال کیا۔

"تم جانتے ہو کہ شاہ صاحب سے مل کر ہمیں پہلے ہی پتہ چل چکا ہے کہ یہ کالا جادو تھا۔ اور جب سے وہ چیزیں جلائی ہیں۔ مجھے بخار نہیں ہوا۔ اس لئے بظاہر یہ لگتا ہے کہ واقعی وہ وار رک گیا ہے۔ اب جس

www.islamiurdubook.blogspot.com

شخص کو ان ساری باتوں کا علم اپنی کٹیا میں ہو گیا یقیناً وہ اس کا مکمل توڑ بھی جانتا ہو گا۔ اس لئے ابو اب پیسے اکٹھے کر رہے ہیں قرض وغیرہ لے کر تا کہ ان کا ایک مکمل توڑ کر لیا جائے۔" عارف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"انکل نے شاہ صاحب سے مشورہ کیا؟" میں نے پوچھا۔

"نہیں"۔ عارف نے جواب دیا۔"ابو تاشو بابا کے بارے میں پہلے سے جانتے ہیں۔ کچھ میں نے بتایا تھا اور کچھ ان کے دفتر کے ساتھیوں نے۔ ان کو لگتا ہے کہ تاشو بابا شاید شاہ صاحب سے زیادہ علم رکھتے ہیں جو ان کو کچھ نہ بتانے سے بھی سب پتہ چل گیا۔ نا صرف پتہ چل گیا بلکہ انہوں نے ہمارا گھر بھی ڈھونڈ لیا۔"

"جو بھی ہو۔۔۔ ایک بار تو ان کے پاس جانا چاہیے تھا۔" میں نے اصرار کیا۔" ہو سکتا ہے وہ کچھ راہنمائی کر سکیں۔"

www.islamiurdubook.blogspot.com

"سلیمان!۔۔۔تم نے بھی تاشو بابا کی طاقت کا تماشا اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔انہوں نے کتنے ہی لوگوں کی فریادیں پوری کی ہیں۔ کتنوں کا ہی علاج کیا ہے۔جب وہ خود چل کر ہمارے پاس آرہے ہیں تو ان سے منہ نہیں موڑا جا سکتا۔تم جانتے ہو کہ ان سے ملنے والوں کی تو قطاریں لگیں ہوتی ہیں"۔عارف نے تقریباً حتمی لہجے میں فیصلہ کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جیسے تم بہتر سمجھو۔۔کرو"۔میں نے مزید بحث کرنا مناسب نہیں سمجھا۔کچھ دیر مزید باتیں کرنے کے بعد میں گھر آ گیا۔ بعد میں مجھے پتہ چلا کہ عارف کے والد نے چالیس ہزار کی رقم تاشو بابا کو پہنچا دی اور اگلے دن سے عارف نے کالج جانا شروع کر دیا۔اب وہ بالکل ٹھیک ٹھاک تھا اور اس کے سب مسئلے حل ہو گئے تھے۔میں نے بھی خدا کا شکر ادا کیا کہ میرے دوست کی جان اس عذاب سے

www.islamiurdubook.blogspot.com

چھوٹی۔

چند دن کے بعد میں پھر والد صاحب کے ساتھ شاہ جی کے پاس گیا۔ انہوں نے اس محبت کے ساتھ ہمارا استقبال کیا۔ باتوں باتوں میں عارف کا ذکر آ گیا۔

"ہاں بھئی سلیمان۔۔۔ آپ کا دوست اب کیسا ہے۔" شاہ جی نے مجھ سے پوچھا۔ "کوئی اور پرابلم تو نہیں ہوئی ان کو ان چیزوں کو جلانے کے بعد؟"

پہلے میں نے سوچا کہ بولوں "نہیں" اور بس اس ذکر کو یہی ختم کر دوں کیونکہ شاید تاشو بابا کے ذکر پر شاہ جی اچھا نہ لگے مگر پھر سوچا کہ شاہ جی نے اتنے خلوص سے ہمارے مدد کی ہے تو یقیناً یہ جان کر ان کو خوشی ہی ہوگی کہ اس مسئلے کا ایک پکا حل ہو گیا ہے۔

"شاہ جی!۔۔۔ وہ عارف کے والد صاحب نے کسی اور عامل سے

www.islamiurdubook.blogspot.com

کوئی عمل کروایا تھا جس سے بقول اس عامل کے کہ اب کوئی عارف پر پھر جادو کا وار نہیں کر سکتا۔" میں نے ساری صورتحال بتاتے ہوئے کہا۔ تاشو بابا کا نام میں نے پھر بھی نہیں لیا۔

"اچھا!۔۔۔ چلو اچھا ہوا۔ اللہ اس کو صحت و تندرستی دے۔" شاہ جی نے خوش ہو کر دعا دیتے ہوئے کہا۔ "ویسے سلیمان میاں۔۔ تمہیں پتہ ہے کہ وہ جادو تمہارے دوست پر کس نے کروایا تھا؟ کیا اس نے عامل نے اس کے بارے میں کچھ بتایا؟"

"نہیں شاہ جی!۔" میں نے فوراً جواب دیا

"ہوں!۔۔۔ چلو تمہیں معلومات کے لئے بتا دیتا ہوں کیونکہ تم بھی اس موضوع پر کافی دلچسپی رکھتے ہو۔" شاہ جی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "تمہارے دوست پر جادو اسی کالا جادو کے ماہر نے کیا تھا جو کلفٹن کے ساحل پر کٹیا میں رہتا ہے۔ اس کا نام تاشولال ہے اور وہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

اصل میں ہندو ہے۔"

اس انکشاف نے میرے ذہن میں آندھیاں چلا دیں۔ میں ایک دم سے اپنے آپ میں کھو گیا۔

یہ میں نے کیا سنا۔

تاشو بابا ہی اس کے پیچھے تھا۔

مگر وہ تو علاج کرنے والا تھا

اس نے تو عارف کی مدد کی تھی

تاشو بابا ایک ہندو ہے

میں اپنی سوچوں میں گم تھا کہ اچانک بابا نے مجھے جھنجھوڑا۔

"بیٹا!۔۔۔ کدھر گم ہو۔ شاہ جی تم سے کچھ پوچھ رہے ہیں۔" بابا کی آواز مجھے بہت دور سے آتی ہوئی محسوس ہوئی۔ میں ایک دم چونک پڑا۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

"شاہ جی!۔۔۔یہ اس لڑکے میں ایک خامی ہے۔آپ سے پہلے بھی ذکر کیا تھا میں نے۔" بابا کہہ رہے تھے۔"بس کسی چیز میں گم ہوتا ہے تو پھر اس کو کچھ دکھائی نہیں پڑتا۔مہربانی کر کے اس کے لئے دعا کریں۔"

"میں معذرت چاہتا ہوں۔۔۔شاہ جی!۔۔۔بس اس بیماری کی وجہ سے مجھے ندامت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔" میں نے معذرت خوانہ انداز میں کہا۔"آپ کیا پوچھ رہے تھے؟"

"کوئی بات نہیں بیٹا۔۔۔ایسا ہو جاتا ہے۔" شاہ جی نے محبت سے جواب دیا۔"یہ کوئی عجیب بات نہیں ہے۔میں یہ پوچھ رہا تھا کہ وہ کون سے عامل ہیں جنہوں نے تمہارے دوست نے وہ عمل کروایا ہے۔میں اس لیے پوچھ رہا ہوں کہ اگر میرے پاس پھر اس قسم کا کوئی سائل آئے تو میں اس کی بھی راہنمائی کر سکوں۔"

www.islamiurdubook.blogspot.com

"تاشو بابا" میرے منہ سے بے اختیار نکل گیا۔

"کیا!"۔ شاہ جی نے حیرت سے پوچھا۔

"جی شاہ جی!"۔۔۔ میں نے کھوئے کھوئے سے انداز میں جواب دیا۔

شاہ جی تھوڑی دیر خاموش رہے پھر بولے،

"تمہارے دوست کو اس عامل کا کس نے بتایا؟"

"تاشو بابا خود چل کر آئے تھے ان کے دروازے پر" میں نے کہا اور پھر پوری کہانی سنا دی۔

"اوہ میرے خدا!۔۔۔ تو یہ سلسلہ ہے۔ اس بدبخت نے خود ہی جادو کیا اور جب دیکھا کہ مریض خود چل کر اس کے پاس نہیں آیا بلکہ کسی اور جگہ سے علاج کروا رہا ہے تو اس نے اس نئی چال کے ذریعے اپنے پیسے کھرے کر لیے۔" شاہ جی جیسے ساری پچوئشن کو سمجھتے ہوئے

www.islamiurdubook.blogspot.com

بولے۔

"شاہ جی!۔۔۔ آپکو مکمل یقین ہے کہ یہ عمل تاشو بابا نے ہی کروایا تھا۔" میں نے ڈرتے ڈرتے سوال کیا۔

"ہاں بیٹا۔ میں اللہ کے کلام کے ذریعے ایک چلہ کیا تھا تاکہ پتہ چلا سکوں کہ اس کے پیچھے کون ہے۔ مستقل علاج کے لئے اس بات کا پتہ چلنا بہت ضروری ہے کہ عمل کون کروا رہا ہے۔ اور میرے چلہ کے دوران مجھے اس بدبخت کا چہرہ دکھایا گیا۔ میں اسکی کرشمہ سازی پہلے بھی ایک بار کلفٹن میں جا کر خود بھی دیکھ چکا ہوں۔" شاہ جی نے تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔

"اور آپ کو یہ کیسے پتہ چلا کہ وہ ہندو ہے؟" میں نے ہمت کر کے یہ بھی پوچھ ہی لیا۔

"میرے ایک رفیق ہیں عبدالرحمان صاحب" شاہ جی کہنے لگے۔ وہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

اپنے مریدوں کو رفیق کہہ کر پکارتے تھے۔" ان کا تعلق پولیس سے ہے۔ انھوں نے مجھے باتوں باتوں میں بتایا تھا کہ انہوں نے بھی اس کے کارناموں کی دھوم سنی تھی اس لئے اس کو تھانے بلایا تھا۔ جب اس کی شناخت پوچھی گئی تو اس نے اپنا شناختی کارڈ دکھایا تھا۔ وہ میرپور خاص کا رہنے والا ہے اور مذہباً ہندو ہے۔ چونکہ ہندو ہونا کوئی جرم نہیں ہے اس لئے اسے گرفتار نہیں کیا جا سکا۔"

ہم لوگ کچھ دیر تک خاموش بیٹھے رہے۔ پھر میں نے اپنے ذہن میں پیدا ہونے والے ایک سوال کو زبان دے ہی دی۔

"شاہ جی!۔۔۔اس شخص کو اس ظلم سے روکا نہیں جا سکتا؟" میرے لہجے میں التجا تھی۔ "کیا پولیس اس کے خلاف کوئی کاروائی نہیں کر سکتی؟"

"بیٹا پولیس بغیر ثبوت کے کوئی کاروائی نہیں کر سکتی"۔ شاہ جی کہنے

www.islamiurdubook.blogspot.com

لگے۔ ”بظاہر وہ لوگوں کے مسئلے اپنے علم کی بنیاد پر حل کرتا ہے اور اس کا معاوضہ وصول کرتا ہے۔ لوگ بھی اس سے عقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔ اس نے کبھی اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہلوایا۔ ایسی صورتحال میں پولیس اس پر ہاتھ ڈالے گی تو الٹا لوگ پولیس کے خلاف ہو جائیں گیں۔“

”شاہ جی! ۔۔۔ آپ بھی تو علم والے ہیں۔ آپ کچھ نہیں کرسکتے اس کے خلاف؟“ میں نے آخر وہ کہہ ہی دیا جو میرے دل میں مچل رہا تھا۔

”بیٹا! ۔۔۔ میرا علم دفاع کے لئے ہے حملہ کرنے یا پھر کسی کو نقصان پہنچانے کے لئے نہیں۔“ شاہ جی نے کہا۔ ”میں نے جان بوجھ کر کبھی اس قسم کے چلے یا عمل نہیں سیکھے کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ میرے ہاتھ سے کسی کا نقصان ہو جائے۔“

www.islamiurdubook.blogspot.com

پھر کچھ دیر سوچنے کے بعد وہ پھر بولے۔

"میں نے فیصلہ کیا ہے کہ کسی دن اس کے پاس جاؤں گا اور اس کو زبان سے منع کرنے کی کوشش کروں گا۔ اگر وہ مان گیا تو ٹھیک ہے ورنہ پھر اس کے بارے میں شیخ تبریزی صاحب کو آگاہ کروں گا جو حیدر آباد میں رہتے ہیں اور اس قسم کے کاموں کے ماہر ہیں اور کئی کالے جادو کے ماہروں کے چھکے چھڑا چکے ہیں۔" شاہ جی نے اپنے فیصلے سے آگاہ کرتے ہوئے کہا۔

پھر کچھ دیر دین کی باتیں کرنے کے بعد ہم لوگ واپس آ گئے۔ رات کو سونے سے پہلے میں اسی کے بارے میں سوچ رہا تھا آدمی کتنا بے بس ہو جاتا ہے ان ماورائی طاقتوں کے آگے اور ایک شخص کس طرح اپنے ہاتھ بچاتے ہوئے لوگوں کو تنگ کر رہا تھا اور پیسے کما رہا تھا۔ میں یہ سوچ رہا تھا کہ اگر کبھی اس نے میرے اوپر یا پھر میرے گھر والوں پر

www.islamiurdubook.blogspot.com

ایسا کوئی حملہ کیا تو پھر شائد ہم بھی مجبور ہو جائیں کہ اس کو پیسے دے کر اپنی جان چھڑا سکیں۔ ایک لحاظ سے تو یہ بھی وہی کام کر رہا تھا جو استاد بابا کی دوکان سے بھتہ وصول کر کے کرتا تھا۔ دونوں کا طریقہ کار ایک ہی تھا بس فیلڈز مختلف تھیں۔ ایسے حالات میں مجھے کیا کرنا چاہیے؟ کیا میں بس حالات کا تماشا دیکھوں یا پھر کسی شیخ تبریزی صاحب کا انتظار کروں کہ شاید وہ ہم کو اس مصیبت سے نجات دلا سکیں۔ بس انہی سوچوں کے دوران پتہ ہی نہیں چلا کہ کب مجھے نیند آ گئی۔

اس رات میں نے پھر وہی خواب دیکھا کہ ایک بزرگ مجھے کہہ رہے ہیں کہ

"بیٹا!۔۔۔ ہم کو تم سے بہت امیدیں ہیں۔ اتنی ساری قربانیاں ضائع مت ہونے دینا۔ وہ کام تمہی کو کرنا ہے اور کوئی نہیں کر سکتا۔ ایسا نہ ہو کہ تم اپنی زندگی میں اتنا مگن ہو جاؤں کہ سب کچھ ضائع ہو

www.islamiurdubook.blogspot.com

جائے۔"

پھر وہی کالی بڑی ساری چمگادڑ آتی ہے اور اس بزرگ کو اٹھا کے لے جاتی ہے۔ اور پھر میری آنکھ کھلتی ہے تو فجر کی اذانیں میرے کانوں میں گونج رہی ہوتی ہیں۔ وضو کرنے کے دوران میں سوچ رہا تھا کہ کہیں یہی وہی کام تو نہیں ہے جس کو مجھے سرانجام دینا ہے۔ اور اس کی مجھے بار بار یاد دلائی جاتی ہے لیکن یہی سوچتے میں نے وضو کیا، نماز پڑھی اور پھر بستر پر لیٹ کر بھی انہی سوچوں میں گم ہو گیا۔ اگر مجھے یہی کچھ کرنا ہے تو میں کیسے کر سکتا ہوں۔ کون مجھے اس طرح کے عمل سکھائے گا اور اس قابل بنائے گا کہ میں تا شوبا جیسے طاقتور لوگوں کو سبق سیکھا سکوں۔ پھر میرا ذہن شاہ جی کی طرف گیا مجھے یاد آیا کہ ان کا سبق محبت اور سلامتی ہے۔ وہ خود جن عملوں کو نہیں سیکھتے وہ مجھے کیونکر سیکھنے دیں گے۔


www.islamiurdubook.blogspot.com

یہی سوچتے سوچتے صبح ہوگئی۔ حسب معمول کالج کے لئے تیار ہو کر عارف کی طرف پہنچا اور اس کو ساتھ لے کر کالج کی طرف چل پڑا۔ ایک بار تو خیال آیا کہ عارف کو ساری حقیقت بتا دوں مگر پھر یہ سوچ کر خاموش رہا کہ وہ شائد نہ مانے ویسے بھی تا شو بابا کے لئے اس کے دل میں عقیدت تھی جو اسے تا شو بابا کے خلاف سننے پر آمادہ نہیں کر سکے گی۔ ویسے بھی میرے پاس کوئی ثبوت تو نہیں تھا۔ بس شاہ جی کی باتیں تھیں جن پر مجھے صدق دل کے ساتھ یقین تھا مگر شائد عارف ان پر بغیر ثبوت کے یقین نہ کرے۔

کچھ دن اسی طرح روٹین میں کالج جانے اور روزمرہ کے کاموں میں گزر گئے۔ اسی دوران ایک عجیب وغریب واقعہ ہوا۔ ہمارے کالج میں سیاست بہت عام تھی۔ کالج کی یونین کے الیکشن ہو رہے تھے۔ خوب زور شور تھا۔ ایک دن میرے چند دوست مجھے اور عارف کو ایک

www.islamiurdubook.blogspot.com

پارٹی کے جلسے میں لے گئے۔ وہاں لیڈر صاحب بڑی دھواں دار
تقریر کر رہے تھے۔ مجھے احساس ہوا کہ وہ شاید زیادہ ہی پرسنل حملے کر
رہے تھے اپنے مخالف امیدوار پر۔ لیکن شاید یہ معمول کی بات تھی۔
مگر کچھ دیر کے بعد اندازہ ہوا کہ یہ معمول کی بات نہیں تھی۔ کچھ لوگ
اچانک موٹر سائیکلوں پر بیٹھ کر آئے اور ہوائی فائرنگ شروع
کر دی۔ سارا جلسہ تتر بتر ہو گیا۔ ہم بھی بھاگے۔ اچانک ایک موٹر
سائیکل والے کا ٹائر سلپ ہوا اور وہ گر پڑا۔ جلسے والی پارٹی نے اس
گرنے والے لڑکے کو پکڑ کر مارنا شروع کر دیا۔ ہم بھی ادھر گرد کھڑے
ہو گئے۔ معاملے کو سنجیدہ دیکھ کر اچانک باقی سواروں میں سے ایک
نے سیدھی گن سے فائر شروع کر دیئے۔ دو تین لڑکے گھائل ہوئے
اور پھر اچانک اس کی گن کا رخ میری طرف ہوا اور ایک دھماکے سے
ایک گولی بجلی کی سی تیزی سے میری طرف لپکی۔ یہ سب کچھ چشم زدن

میں ہو گیا اور میں کچھ بھی نہ کر سکا۔ گولی کا نشانہ میرا سینہ ہی
تھا۔ مگر جیسے ہی وہ گولی میرے جسم کے قریب پہنچی ایک دم غائب
ہوگئی۔ جی ہاں۔ میں ہکا بکا رہ گیا۔ پہلے تو گولی کا میری طرف آنا اور
پھر اچانک غائب ہو جانا میری سمجھ سے بالاتر تھا۔ میں گم صم سا کھڑا
تھا۔ فائرنگ کرنے والے ادھر ادھر بھاگ رہے تھے۔ فائر کرنے والا
تاہم میری ہی طرح گم صم کھڑا تھا کیونکہ اس نے مجھے گولی ماری تھی اور
میں صحیح سلامت کھڑا تھا۔ اتنے میں اسے ایک ساتھی نے آواز دی اور
وہ بھاگنے لگا۔ مگر پھر اچانک اسے شاید یاد آ گیا کہ گولی نے میرے
اوپر اثر نہیں کیا تھا۔ اس نے پھر مڑ کر نہ یقین آنے والی نظروں سے
دیکھا اور اگلا لمحہ میرے لیے پھر روح فرسوں تھا۔ اس نے پھر گن
سیدھی کر لی تھی میرے لئے۔ میں اپنی جگہ سے ہل بھی نہ سکا تھا کہ اس
نے پھر سے مجھے ٹیسٹ کرنے کا پروگرام بنا لیا تھا۔ ظاہری بات ہے

www.islamiurdubook.blogspot.com

یہ بات اس کے حلق سے نہیں گزر رہی تھی کے اس نے مجھے دس فٹ سے گولی ماری اور مجھے گولی نہیں لگی۔ ابھی میں پریشان کھڑا اس کی طرف دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک میں نے ایک آواز سنی

"بے فکر رہیں آقا۔ کوئی آپکو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔"

اس کے ساتھ ہی فائر کی آواز سنائی دی اور وہی تماشا ایک بار پھر میرے سامنے تھا۔ گولی مجھے اپنی طرف آتی ہوئی نظر آئی اور میرے جسم کے بالکل قریب آ کر وہ یوں غائب ہو گئی جیسے وہ ایک ہوا کا جھونکا تھا۔ فائر کرنے والا پھر ہکا بکا کھڑا تھا۔ اتنے میں دور سے پولیس کے سائرن کی آواز آنے لگی اور سارے سوار بھاگنے لگے۔ مجھے مارنے کی کوشش کرنے والے نے بھی قریب سے گزرتے ہوئے ایک موٹر سائیکل کی پشت پر سوار ہونے کے لئے چھلانگ لگائی اور پلک جھپکنے میں یہ جا اور وہ جا۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

یہ جو کچھ میرے ساتھ ہوا تھا میرے لئے بالکل بھی نارمل نہیں تھا۔ اس
لئے میں اپنے حواس میں نہیں تھا۔ اچانک مجھے احساس ہوا کہ کوئی
مجھے جھنجھوڑ رہا ہے۔ میں نے چونک کر دیکھا تو عارف تھا۔ وہ کہہ رہا تھا
کہ بھاگو۔ مجھے نہیں معلوم کہ میں کیسے اس کے ساتھ بھاگ رہا
تھا۔ اور کیسے ہم کالج سے باہر نکلے۔ سائیکل سٹینڈ سے عارف نے
میری سائیکل نکالی اور شاید گھبراہٹ میں یا پھر میری حالت دیکھ کر
اس نے خود ہی چلانے کا فیصلہ کیا۔ میں اس کے ساتھ بیٹھ گیا اور وہ
آندھی اور طوفان کی طرح سائیکل چلاتا ہوا گھر کی طرف چل پڑا۔
مجھے گھر پہنچا کر وہ پیدل ہی اپنے گھر کی طرف چل دیا۔
اب میرے کچھ اوسان بحال ہوئے تھے۔ لہذا میں نے سائیکل گھر
کے اندر کھڑی کی اور دھڑام سے اپنے بستر پر گر پڑا۔
"کیا ہوا بیٹا؟" ماں نے پوچھا۔ "طبیعت تو ٹھیک ہے۔"

www.islamiurdubook.blogspot.com

"بس ماں۔۔۔ کالج میں کچھ لوگ لڑ پڑے تھے آپس میں اس لئے کالج میں جلدی چھٹی ہو گئی۔ اور لڑائی دیکھنے کی وجہ سے میری طبیعت ذرا بوجھل ہے۔" میں نے سچ بات بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ خدایا!۔" ماں نے آہ بھر کر کہا۔ "یہ لوگ کیوں لڑتے ہیں۔ آپس میں پیار محبت سے کیوں نہیں رہتے۔ ٹھہر میں تیرے لئے گرم دودھ لے کر آتی ہوں۔" ماں کہہ کر باورچی خانے میں چلی گئی۔ اور میں بستر پر لیٹا اپنے پر بیتنے والے واقعات پر غور کر رہا تھا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ میرے اوسان مکمل طور پر بحال نہیں تھے مگر وہ آواز میں نے اپنے پورے ہوش و حواس میں سنی تھی اور پھر اچانک ایک اور بات نے میرے رونگٹے کھڑے کر دیے۔ کیا کوئی آنکھ تیزی سے فائر کئے ہوئے بلٹ کو دیکھ سکتی ہے؟ یقیناً نہیں یا شاید ایک جھماکے سے زیادہ نہیں۔ مگر میں نے گولی کو اپنے بالکل قریب آتے

ہوئے دیکھا تھا۔ ریوالور سے نکل کر میرے تک آنے کا فاصلہ مجھے کئی
سیکنڈ پر محیط لگا تھا۔ یہ کیسے ہو گیا۔ میری آنکھ نے اسے کیسے دیکھ لیا
اور اگر دیکھ بھی لیا تو وہ بلٹ کہاں گئی؟ ایک نہیں دو بلٹ میں نے اپنی
آنکھوں کے سامنے غائب ہوتی دیکھی تھیں۔ سوچتے سوچتے میرا سر
چکرانے لگا۔ اسی وقت ماں نے دودھ لا کر دیا اور مجھے وہ دودھ ایک
نعمت کی طرح محسوس ہوا۔

"لو بیٹا!۔۔۔اسے چھوٹے گھونٹوں میں پی لو" ماں نے
نصیحت کرتے ہوئے کہا۔ اور میں نے دودھ پینا شروع کر دیا۔ جیسے
جیسے دودھ حلق سے نیچے جا رہا تھا ایک نئی توانائی میری اندر حلول کر
رہی تھی۔ دودھ پی کر میرے چکراتے ہوئے ذہن کو کچھ سکون ملا۔ مگر
وہ سوچ۔ یہ سب کچھ کیسے ہو گیا۔ کیوں ہوا۔ ابھی بھی یہ سوال میرے
ذہن میں گھوم رہے تھے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

شام تک میں انہی کے ساتھ جنگ کرتا رہا۔ پھر شام کو عارف ملنے آ گیا۔ اس کے پاس گرما گرم خبریں تھیں۔ اس ہنگامے میں تین لڑکے جاں بحق ہو گئے تھے اور درجن بھر زخمی ہوئے تھے۔ کالج کے پرنسپل صاحب نے فوری طور پر کالج کو تین دنوں کے لئے بند کرنے کا حکم نامہ جاری کر دیا تھا۔

"سلیمان۔۔۔ یار آنٹی کو بولو مجھے رخصت دیں غریبوں میں۔" عارف نے کہا۔

"کیوں" میں نے چونک کر پوچھا۔

"کیوں کا کیا مطلب۔" عارف نے مجھے گھورتے ہوئے پوچھا۔ "میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا ایک حملہ آور کو تم پر گولی چلاتے ہوئے مگر شاید اس کا نشانہ چوک گیا اور تم بچ گئے۔ ورنہ شاید آج مرنے یا زخمی ہونے والوں میں تمہارا بھی نام ہوتا۔"

www.islamiurdubook.blogspot.com

"ہوں!۔۔۔ ہاں یہ تو ہے۔"۔۔ میں نے پھر خیالوں کے بھنور میں کودتے ہوئے کہا۔

عارف کچھ دیر باتیں کر کے چلا گیا۔ اور میں پھر اپنے خیالات کے ساتھ۔ اب اس میں تو کوئی شک نہیں تھا کہ مجھے کسی غیر مرئی طاقت نے بلث سے بچایا۔ ایک بار نہیں بلکہ دو بار۔ اس طاقت نے مجھے مخاطب بھی کیا۔ بڑی عجیب سے غیر انسانی آواز تھی وہ۔

"بے فکر رہیں آقا!۔۔۔ کوئی آپکو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔"

تو کیا وہ طاقت میری غلام ہے جو اس نے مجھے آقا کہہ کر مخاطب کیا۔ مگر یہ کیسا غلام ہے جسے میں نہیں جانتا۔

اسی طرح کی سوچوں میں غرق میں نجانے کب نیند کی وادی میں چلا گیا۔ نیند میں بھی عجیب وغریب خواب دیکھتا رہا۔

اگلے دو تین دن میں نے گھر میں ہی گزارے۔ یہ سارے واقعات

www.islamiurdubook.blogspot.com

تھے ہی بہت عجیب و غریب۔ لیکن وقت کے ساتھ ساتھ میں اپنے آپ کو سنبھال رہا تھا۔

کافی سوچ بچار کرنے کے بعد میں نے ایک فیصلہ کیا۔ مجھے یہ ساری باتیں کسی سے شیئر کرنی چاہییں۔ ورنہ یہ سوچیں میرے دماغ کی چولیں ہلا دیں گیں۔ مگر کس سے۔ ماں سے یا بابا سے؟ دونوں شاید مجھے نہ سمجھ سکیں اور اس غیر مرئی طاقت کی بات پر شاید پریشان بھی ہو جائیں۔ پھر کون؟ اچانک میرے ذہن میں شاہ صاحب کا خیال آ گیا۔ ہاں وہ ٹھیک ہیں۔ پھر میں نے اگلے دن ان کے پاس جانے کا ارادہ کر لیا۔

اسی رات ایک اور خاص بات ہو گئی۔ رات کو اچانک ہمیں چھت پر بلیوں کے لڑنے اور پھر چیخنے کی آوازیں آنے لگیں۔ بابا نے اٹھ کر چھت پر جا کر بھی دیکھا مگر انہیں کچھ نظر نہ آیا۔ اگلی صبح جب میں

www.islamiurdubook.blogspot.com

حسب معمول نہانے کے لئے باتھ روم میں تھا تو ایک اور عجیب بات ہوئی۔ میری پانی کی بالٹی اچانک خون سے بھر گئی۔ بے خیالی میں، میں نے ایک برتن بھر کر اپنے اوپر بھی ڈال لیا مگر حیرت کی انتہا کہ خون نے میرے جسم کو مس تک نہیں کیا۔ مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میرے جسم کے اوپر ایک نظر نہ آنے والا لباس ہے۔ جس کی وجہ سے وہ خون میرے جسم کو مس بھی نہ کر سکا۔ یہ ساری باتیں ہمیں پریشان کرنے کے لئے کافی تھیں۔ میں سمجھ گیا کہ شوبابا نے اب ہمارا گھر دیکھ لیا ہے۔

بہر حال میں اور بابا ہم دونوں فوراً شاہ جی کے پاس پہنچ گئے۔ صبح صبح ہمیں اپنے پاس دیکھ کر شاہ جی بھی حیران رہ گئے۔ جب ہم نے ساری صورتحال بتائی تو انہوں نے ہمیں تسلی دی اور ساتھ میں دم والا پانی بھی دیا کہ مجھ سمیت سب گھر والوں کو پلاؤں۔ میں بابا کے

www.islamiurdubook.blogspot.com

سامنے اپنے ساتھ کالج میں پیش آنے والے واقعہ کی بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔اس لئے خاموش ہی رہا۔ہاں دل ہی دل میں شام کو پھر آنے کا ارادہ کرنے لگا۔وہاں سے فارغ ہو کر ہم واپس گھر پہنچے۔کالج جانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔بس گھر ہی رہا۔ ہاں بابا نے دوکان کھولی اور حسب معمول کام کیا۔ان کی آمدنی کم تھی اس لئے گھر کا خرچ چلانے کے لئے ان کا دوکان کرنا ضروری تھا۔شام کو میں پھر شاہ جی کے پاس پہنچ گیا۔میں جان بوجھ کر مغرب کے بعد گیا تھا۔شاہ جی اپنے حجرے میں تھے۔میں نے اس وقت تکلیف دینے کی معذرت کی اور ان سے کچھ وقت کی درخواست کی۔ شاہ جی ہمیشہ کی طرح میرے اوپر مہربان تھے۔

میں نے شاہ جی کو سارے واقعہ تفصیل کے ساتھ سنایا جو میرے ساتھ کالج میں پیش آیا تھا اور پھر خون کا میرے جسم کو مس نہ کرنا۔یہاں

www.islamiurdubook.blogspot.com

تک کہ روانی میں میں اس خواب کا بھی ذکر کر دیا جو مجھے اکثر آتا تھا۔ اور یہ بھی کہ جب بھی وہ خواب آتا ہے تو میری آنکھ ہمیشہ فجر کی اذان کے ساتھ کھلتی ہے۔ شاہ جی نے بہت غور سے میری ایک ایک بات سنی اور پھر کچھ دیر سوچتے رہے۔ کچھ دیر انہوں نے مراقبہ بھی کیا۔

"بیٹا!۔۔۔ایک بات تو بالکل صاف ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا انتخاب کسی خاص کام کے لئے کیا ہے۔ اسی سلسلے میں وہ تمہارے حفاظت بھی کر رہا ہے۔ مگر حیرت کی بات ہے کہ جب میں تمہارے بارے میں کچھ بھی جاننے کے لئے مراقبہ کرتا ہوں تو بس نور کے بادل ہی نظر آتے ہیں۔ کچھ نمایاں نظر نہیں آتا۔ ایسا میرے ساتھ پہلی بار ہوا ہے ورنہ ہمیشہ مجھے اللہ کی رحمت سے کوئی نہ کوئی اشارہ ضرور مل جاتا ہے۔" شاہ جی نے کہا۔

"شاہ جی میری رہنمائی فرمائیں۔ میں سوچ سوچ کر پاگل ہوا جا رہا

www.islamiurdubook.blogspot.com

ہوں۔" میں نے عاجزی کے ساتھ کہا۔

"بیٹا! ۔صبر کرو۔ اگر اللہ نے تم سے کوئی کام کروانا ہے تو ضرور وقت آنے پر سب کچھ تم پر خود ہی واضح ہو جائے گا۔ یقیناً اس رکاوٹ میں بھی تمہارے لئے کوئی مصلحت ہو گی۔" شاہ جی نے مجھے سمجھاتے ہوئے کہا۔ پھر کچھ دیر تک وہ مجھے صبر اور اسلام میں مصلحت پر درس دیتے رہے۔ پھر میں ان سے اجازت لے کر گھر آ گیا۔

چند دن اور گزر گئے اور کوئی خاص بات نہیں ہوئی سوائے اس کے کہ میرا ذہن ہر وقت کچھ نہ کچھ سوچتا رہتا تھا۔ آخر میں نے اپنے آپ کو حالات پر چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا۔ اور اپنے آپ کو پرسکون کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ اور پھر ایک دن تاشو بابا ہمارے گھر پہنچ گئے۔ دروازہ میں نے کھولا تھا۔ مجھے دیکھ کر تاشو بابا خاص انداز میں مسکرائے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

"مجھے سب پتہ ہے جو کچھ میرے اردگرد ہو رہا ہے۔" تاشو بابا نے مخصوص شاہانہ انداز میں کہا۔

"جی کیا ہو رہا ہے۔" میں نے جان بوجھ کر انجان بنتے ہوئے کہا۔

"انجان مت بن بچے تمہارے اوپر جادو کا حملہ ہے۔ بہت ہی کڑک۔ پہلی بار تم بچ گئے مگر اب دوسرا حملہ پہلے سے زیادہ سخت ہونے والا ہے۔" تاشو بابا نے اسی انداز میں کہا۔

"پھر" میں نے بیزاری میں کہا اور نہ چاہتے ہوئے بھی میرے منہ سے نکل گیا۔ "اب مجھے کتنے پیسے دینے پڑیں گے اس دلدل سے نکلنے کے لئے؟"

تاشو بابا نے چونک کر مجھے دیکھا اور پھر جلدی سے بولا۔

"بچہ تمہارے لئے بہت خاص عمل کرنا پڑے گا۔ اپنے باپ کو بول چالیس ہزار کا انتظام کرلے۔" تاشو بابا نے کہا۔ "باقی میں سنبھال

www.islamiurdubook.blogspot.com

لوں گا۔"

"اچھا جی"۔ میں بس اتنا ہی کہہ سکا۔ اور تاشو بابا مڑ کر واپس چل پڑا۔ میں سوچ رہا تھا کہ مجھے کیا کرنا چاہیے۔ مجھے معلوم تھا کہ اگر میں نے بابا کو اس کے بارے میں بتایا تو وہ چاہے اپنی دوکان کیوں نہ بیچ دیں، یہ رقم ضرور اکٹھی کر لیں گے۔ مگر میرا دل نہیں مان رہا تھا۔ وہ دن میں نے اس کشمکش میں گزارا۔ رات کو سونے سے پہلے میں نے سوچتے سوچتے اچانک ایک اور پہلو سے اس پر سوچا۔

کیوں نہ اپنے محافظ کا ایک امتحان لیا جائے۔ اس نے مجھے پہلے بھی بچایا اور یقیناً اب بھی بچائے گا۔ یہ سوچ کر میں نے ایک منصوبہ ترتیب دیا۔ اور پھر سکون کی نیند سو گیا۔

اگلی صبح میں کالج جانے کی بجائے کافشن کی طرف اپنا رخ کیا۔ تاشو بابا کی کٹیا کے باہر اب بھی کافی رش تھا۔ مجھے تقریباً دو گھنٹے انتظار کرنا

www.islamiurdubook.blogspot.com

پڑا۔ تاشوبابا نے باہر آتے ہی حسب معمول سارے مجمع کی طرف دیکھا۔ مجھے دیکھ کر حسب توقع اس کا جی خوش ہو گیا۔

''بول بچہ۔ تیرا کیا مسئلہ ہے۔'' اس نے انجان بنتے ہوئے کہا۔ مگر شاید جو جواب میں ملنے والا تھا وہ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔

''میرا مسئلہ تو ہے تاشولال''۔۔۔ میں نے سخت اور گونجدار آواز میں کہا۔ ایک دم سارے مجمع کو سانپ سونگھ گیا۔ تاشوبابا نے گھور کر میری طرف دیکھا۔

''تو کہنا کیا چاہتا ہے چھوکرے؟''۔ تاشوبابا نے گھورتے ہوئے کہا۔

''تاشولال!۔۔۔ میں تم سے تنگ آ گیا ہوں۔ تم خود ہی کالا جادو کرتے ہو اور خود ہی اپنے آپ سے بچانے کے لئے رقم طلب کرتے ہو۔ اس سے پہلے تم نے میرے دوست عارف کے ساتھ یہ ڈرامہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

رچایا اور اب میرے ساتھ۔ آج میں یہ سوچ کر آیا ہوں کہ تمہارا قصہ ہمیشہ کے لئے پاک کر دیا جائے۔" میں نے اسی طرح گونجدار آواز میں کہا۔

"کیا بکتے ہو چھوکرے"۔ تاشو بابا نے غصے سے لال پیلا ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے خواب وخیال میں بھی نہ تھا کہ میں اس کا راز اس طرح بھرے مجمع میں کھول دوں گا۔

"میں ٹھیک کہہ رہا ہوں۔" میں نے بھی اسی طرح غصے میں کہا۔

"آج یا تو تم ہمیشہ کے لئے توبہ کرو گے یا پھر میرے ہاتھوں سے مارے جاؤ گے۔"

"تیری یہ مجال"۔ تاشو بابا کا پارہ عروج پر پہنچ گیا۔ اس نے میری طرف دیکھ کر منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔ میں ایک لمحے کے لئے تو گھبرایا کیونکہ مجھے ریاض کا انجام یاد تھا مگر پھر بھی جی کڑا

www.islamiurdubook.blogspot.com

کرکے کھڑا رہا۔ مجھے دیکھنا تھا کہ میرا نہ نظر آنے والے محافظ اب کیا کرے گا۔

جیسے ہی تاشو بابا نے پڑھنا ختم کیا مجھے اپنے اردگرد کچھ غیر مرئی قوتوں کے دھکم پیل ہوتی محسوس ہوئی۔ کچھ دیر گزر جانے کے باوجود مجھے کچھ نہ ہوا تو تاشو بابا کی آنکھوں میں حیرت ناچنے لگی اور میرا حوصلہ اور بڑھ گیا۔ میرے محافظ نے اپنا کام کر دیا تھا۔

"تاشولال!۔۔۔اور آزمالے اپنے بیروں کو۔" میں نے اسی گونجدار آواز میں کہا۔ "میں تجھے پورا موقع دیتا ہوں۔ مجھے کہنا کہ میں نے تیرے دل کے ارمان پورے نہیں ہونے دیے۔"

تاشو بابا غصے سے لال پیلا ہو رہا تھا۔ اس نے ایک منتر پڑھ کر زور سے زمین پر پاؤں مارا۔ ایک دم سے ایک بہت بڑا اژدہا منہ کھولے میری طرف لپکا۔ سارا مجمع کائی کی طرح چھٹ گیا۔ خود میرا خوف

www.islamiurdubook.blogspot.com

سے برا حال تھا مگر مجھے اعتماد تھا کہ میرا اندیکھا محافظ پکھ نہ پکھ ضرور

کرے گا۔ اور دور جاتے لوگوں نے ایک عجیب سا منظر دیکھا۔ وہ

اژدہا اچانک ہوا میں پندرہ بیس فٹ بلند ہوا اور دھڑام سے زمین پر

گرا۔ چوٹ اتنی زوردار تھی کہ اژدھے کے سارے کس بل نکل

گئے۔ اس اثناء میں وہ ایک بار پھر اچھلا اور اب کی بار جب زمین پر گرا

تو پھر نہ اٹھ سکا۔ تاشولال پھٹی پھٹی آنکھوں سے یہ سب کچھ دیکھ رہا

تھا۔ اسے شاید اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا کہ ایک پندرہ سولہ

سال کا لڑکا اس کے جادو کا اتنی آسانی سے توڑ کر رہا تھا۔

تاشولال نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے ایک اور وار کے لئے منہ

میں کچھ بڑبڑانا شروع کر دیا۔ پھر اس نے لٹو کی طرح گھوم کر میری

طرف زوردار انداز میں پھونک ماری۔ بے شمار چھوٹے چھوٹے

کیڑے مکوڑے اس کے منہ سے نکل کر تیزی سے میری طرف بڑھنے

www.islamiurdubook.blogspot.com

لگے۔ میں اپنی جگہ کھڑا ہکا بکا اس نئی آفت کو دیکھ رہا تھا۔ جیسے ہی وہ کیڑے مکوڑے میرے جسم کے قریب پہنچے ایک دم سے مٹی کا ڈھیر بن کر زمین پر گرنے لگے۔ اپنے اس عمل کا یہ حال ہوتا دیکھ کر اچانک تاشولال دو زانو ہو کر بیٹھ گیا۔

"مجھے معاف کروا دے عظیم ہستی۔" تاشولال کے لہجے میں انتہائی التجا تھی۔ "تم کوئی بہت پہنچی ہوئی ہستی ہو۔ ورنہ میری برسوں کی محنت سے حاصل کردہ قوتوں کا یہ حال نہ ہوتا۔"

"نہیں نہیں۔۔۔ کچھ اور بھی ہے تو نکال لو۔" میں نے کہا "آج میں تمہیں تمہاری ساری حسرتیں نکالنے کا موقع دوں گا۔"

اب لوگ پھر دوبارہ ہمارے گرد اکٹھے ہونا شروع ہو گئے تھے۔

"مجھے معاف کر دو۔" تاشولال نے لرزتے ہوئے کہا۔ "میرے باپ کی بھی توبہ۔ میں اپنا اور تمہارا مرتبہ اچھی طرح سمجھ گیا ہوں۔"

www.islamiurdubook.blogspot.com

میں ایک لمحے کے لئے اس پچوئشن کے بارے میں سوچا۔ میرا محافظ یقیناً میرا دفاع کر رہا تھا مگر میرے پاس وار کرنے کے لئے کوئی طاقت نہیں تھی۔ اور مجھے نہیں معلوم تھا کہ کیا میرا محافظ بھی وار کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اور اگر رکھتا ہے تو میں اس کے لئے اسے کیسے مجبور کر سکتا ہوں۔ آخر کو یہ سب کچھ سوچ کر میں نے ایک فیصلہ کیا اور پھر گونجدار آواز میں کہا۔

"تاشولال!۔۔۔ میں تو یہ سوچ کر آیا تھا کہ تیرا پتہ ہمیشہ کے لئے صاف کر دوں مگر اب تمہارے التجا پر مجھے تم پر رحم آ رہا ہے۔ میں تمہیں آخری موقع دیتا ہوں۔ آج تک جتنے لوگوں کو تم نے تنگ کیا سب کے پیسے ان کو واپس کروں اور پھر کسی کو تنگ نہ کرنے کا وعدہ کرو۔ پھر اگر میں نے تمہیں یہاں دیکھ لیا تو پھر کوئی معافی نہیں ملے گی۔"

"جو حکم سرکار کا!۔" تاشولال نے عاجزی سے کہا اور جلدی اپنی کٹیا کی

www.islamiurdubook.blogspot.com

طرف چل پڑا۔ پھر اس نے ایک بیگ جو نوٹوں سے بھرا ہوا تھا لے کر باہر آیا۔ ایک ایک کر کے اس نے سب لوگوں کو پیسے واپس کیے۔ جو باقی بچ گئے وہ ان ہی میں سے کچھ لوگوں کے ذمہ لگا کر وہ اس طرح وہاں سے بھاگا جیسے قربانی والا بکرا چھری دیکھ کر بھاگتا ہے۔

اسے بھاگتا ہوا دیکھ کر میری ہنسی نکل گئی۔ لوگوں نے اب آہستہ آہستہ میرے گرد گھیرہ ڈال لیا۔ کچھ نے میری شان میں قصیدے بھی پڑھنے شروع کر دیے مگر میں نے سب کو ڈانٹ دیا۔

”خاموش!۔۔۔خاموش!۔“ میری آواز نے مجمع کو اس طرح خاموش کر دیا جیسے چابی والا کھلونا چابی ختم ہونے پر بند ہو جاتا ہے۔

”تم لوگ کیوں اپنا ایمان ان چھوٹی موٹی کرامات کے چکر میں ضائع کرتے ہو۔ خبردار مصیبتیں بھیجنے والا اور ان سے نجات دینے والا صرف اللہ ہی ہے۔ اسی سے مدد مانگو اور اسی کو تکلیف اور خوشی میں یاد

www.islamiurdubook.blogspot.com

کرو۔ میں کچھ نہیں ہوں۔ اگر تم لوگوں نے مجھے بھی تاشو بابا کی طرح مداری بنانے کی کوشش کی تو ایک ایک کی ہڈی پسلی ایک کر دوں گا۔ چلو دفع ہو جاؤ۔ ایک دم سے سب لوگوں نے دوڑیں لگا دیں۔

اور میں اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔ میرا انگ انگ خوشی سے ناچ رہا تھا۔ مجھے ایسا لگ رہا تھا جیسے میں وہ بن گیا تھا جس کے بارے میں مجھے خواب میں یاد دلایا جاتا تھا۔ یہی وہ خاص کام تھا جس کے لئے میرا انتخاب کیا گیا تھا اور مجھے یہی کرنا تھا۔ اور مجھے اس میں مزہ بھی آ رہا تھا۔

گھر پہنچ کر بہت عرصے کے بعد میں نے سکون کی نیند لی اور خوب گھوڑے بیچ کر سویا۔ اگلی صبح سے پھر میں روٹین میں لگ گیا۔ مجھے اپنا آپ بہت ہلکا پھلکا محسوس ہو رہا تھا۔ اس دن شام کو میں شاہ جی سے ملنے کے لئے گیا تا کہ ان کو اپنی کارگزاری کی خبر کر سکوں۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

شاہ جی حسب معمول اپنے مریدوں یا رفیقوں کی مجلس میں بیٹھے تھے۔ مجھے دیکھ کر پیار سے مجھے اپنے پاس بلایا۔ میں چپ چاپ ان کے پاس بیٹھ گیا۔ انہوں نے ایک دو دفعہ مجھے مخاطب کیا اور حال احوال پوچھا۔ مگر جو میں بتانا چاہتا تھا وہ بتانے کے لئے تخلیہ ضروری تھا۔ مغرب کی نماز پڑھ کر جب شاہ جی اپنے حجرے میں جانے لگے تو میں نے انہیں روک لیا۔

”شاہ جی!۔۔۔کچھ ٹائم مل سکے گا۔ ایک عجیب خبر سنانی ہے آپکو۔“ میں نے عاجزی سے کہا۔

”ضرور۔۔۔سلیمان میاں بولو کیا خبر ہے۔“ شاہ جی نے خوشدلی سے کہا۔ اور پھر میں نے ساری کہانی ان کو سنا دی۔ شاہ جی کا چہرہ فرطِ خوشی جوش سے سرخ ہو گیا۔

”واہ بھئی!۔۔۔تم نے تو کمال کر دیا۔“ شاہ جی نے بمشکل اپنے جوش

www.islamiurdubook.blogspot.com
www.islamiurdubook.blogspot.com

پر قابو پاتے ہوئے کہا۔ ''تم نے جس خوبصورتی سے اپنے محافظ کا استعمال کیا اس کے جتنی بھی تعریف کی جائے اتنی کم ہے۔ بخدا دل بہت خوش ہوا اور میری دعا ہے کہ تم اسی طرح خلق خدا کے کام آتے رہو۔'' شاہ جی کی آواز جوش سے لرز رہی تھی۔

''بس شاہ جی!۔۔۔شاید اللہ میاں نے مجھے اسی کام کے لئے بھیجا ہے۔'' میں نے بھی خوشی سے بھرپور لہجے میں کہا۔ ''مجھے اپنا مقصود مل گیا ہے اور مجھے خوشی ہے کہ اللہ نے مجھے اس نیک کام کے لئے منتخب کیا ہے۔''

شاہ صاحب دیر تک مجھے دعائیں دیتے رہے۔ اور پھر میں ان سے اجازت لے کر گھر کی طرف چل پڑا۔ رستے میں مسرور مسرور چلا جا رہا تھا کہ اچانک ایک خیال آیا۔ یہ جو کچھ بھی میں نے کیا تھا اس کے پیچھے میرا اکم اور میرے محافظ کا زیادہ ہاتھ تھا۔ مجھے کم از کم اس کا شکریہ



www.islamiurdubook.blogspot.com

ہی ادا کر دینا چاہیے تھا۔ بے اختیار میرے منہ سے نکلا

"شکریہ!۔۔۔ میرے۔۔۔ محافظ دوست"

"یہ تو میرا فرض تھا آقا"۔ اچانک وہی غیر انسانی آواز پھر سنائی دی اور میں چونک پڑا۔ میں نے جلدی سے گھوم کر دیکھا۔ میرے اردگرد کوئی بھی نہیں تھا۔ پھر یہ آواز۔ یقیناً یہ اسی محافظ کی تھی۔ اس کا مطلب ہے وہ میری آواز سن سکتا ہے اور نہ صرف سن سکتا ہے بلکہ جواب بھی دے سکتا ہے۔

"تم کون ہو دوست!۔۔ مجھے اپنے بارے میں بتاؤ۔" میں نے پھر کہا۔

"میں غلام ہوں آقا!۔۔۔ غلام تو غلام ہوتا ہے دوست نہیں۔" وہی غیر انسانی آواز پھر سنائی دی۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ میں اس سے کیا سوال کروں کہ مجھے وہ اپنے بارے میں کچھ بتا سکے۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

"تم کہاں سے آئے ہو؟" اچانک مجھے ایک سوال سوجھا۔

"ویسے تو میں کہیں گیا ہی نہیں تھا۔ مگر کہاں سے آپکی مراد اگر وطن سے ہے تو میں سلطنت سولومن کا باسی ہوں۔" اسی غیر انسانی آواز نے جواب دیا۔

"تم گئے ہی نہیں تھے۔" میں نے حیران ہو کر پوچھا۔ "تم کب سے میرے ساتھ ہو؟"

"آپکی پیدائش کے وقت سے۔" اسی آواز نے جواب دیا۔

مجھے مزید کوئی سوال نہیں سوجھا۔ یہ میرے لیے حیرت اور خوشی کی بات تھی کہ وہ نہ صرف میری حفاظت کر رہا تھا بلکہ میرے بلانے پر بات بھی کر سکتا تھا۔

گھر پہنچ کر میں نے کھانا کھایا کچھ دیر اماں اور بابا سے باتیں کرنے کے بعد میں سونے چلا گیا۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

سونے سے پہلے صرف اپنے دل کی تسلی کے لیے میں نے ایک بار پھر اس کو آواز دی۔

"تم میرے پاس ہی ہو میرے دوست"

مگر کوئی آواز سنائی نہ دی۔ مجھے لگا وہ چلا گیا ہے۔ پھر بھی میں نے ایک بار پھر اسے مخاطب کیا۔

"کیا تم سن سکتے ہو میرے غلام دوست!"

"جی آقا!" اس بار اس نے جواب دیا۔

"تم نے مجھے پہلے کیوں جواب نہیں دیا۔" میں نے حیران ہو کر پوچھا۔

"آقا!۔۔۔ میں غلام ہوں دوست نہیں۔" اسی آواز نے پھر جواب دیا۔ "یہ گستاخی میں کیسے کر سکتا ہوں۔"

ایک لمحے کو مجھے عجیب سا لگا۔ جب میں اسے دوست کہتا ہوں تو وہ

www.islamiurdubook.blogspot.com

جواب نہیں دیتا اور اگر میں اسے غلام کہتا ہوں تو وہ جواب دیتا ہے۔

اسی کے بارے میں سوچتے سوچتے نجانے کب میری آنکھ لگ گئی۔

صبح اٹھ کر روٹین کے مطابق میں نے ناشتے وغیرہ سے فارغ ہو کر کالج روانہ ہو گیا۔ راستے میں عارف کو بھی لیا۔ کالج میں وقت کا پتہ بھی نہیں چلا۔ واپس آکر میں نے پھر اسے مخاطب کیا۔

"اے میرے غلام!۔۔۔ کیا تم سن سکتے ہو۔"

"جی آقا"۔۔۔ فوراً اسی آواز نے مجھے جواب دیا۔ اور خوشی کی ایک لہر میرے سارے وجود میں دوڑ گئی۔ آپ میری کیفیت کا اندازہ اس طرح سے لگا سکتے ہیں کہ میں نے کبھی زندگی میں کسی سے اپنی ذات کے لئے کام نہیں لیا تھا۔ غریب ہونے کی وجہ سے خود کو تو دوسروں کا غلام تصور کیا تھا مگر کبھی دوسروں کو اپنا غلام بنانیکا تصور ہی نہیں آتا تھا۔ اور کہاں اب یہ ایک غیر مرئی طاقت جو ہر وقت میرے سوال کا

www.islamiurdubook.blogspot.com

جواب دینے کے لئے تیار تھی۔ پھر میں نے کچھ سوچ کر اس سے پھر سوال کرنے شروع کر دیئے۔

"یہ سلطنت سولومن کہاں پر ہے۔"

"آقا!۔۔۔سلطنت سولومن جادوگروں اور جنوں کی مشترکہ سلطنت ہے جو ساری دنیا پر محیط ہے۔یہ آپ کی دنیا جیسی ہی ہے مگر فرق صرف اتنا ہے کہ آپ کی دنیا اس سلطنت کو نہیں دیکھ سکتی اور ہماری سلطنت کے باسی آپ کی دنیا کو نہیں دیکھ سکتے۔" اسی آواز نے جواب دیا۔

میری سمجھ میں کچھ نہیں آیا۔

"کیا تمہارا کوئی نام بھی ہے اے غلام!" اچانک میں نے پوچھا کیونکہ بار بار غلام پکارنا مجھے بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

"جی آقا!۔۔۔میرا نام آیان ہے۔" اسی آواز نے جواب دیا۔

"اچھا تو تم انسان ہو یا جن" میں نے اگلا سوال کیا۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

"آقا!۔۔۔میں ایک جن ہوں۔" آیان نے جواب دیا۔

اب میری سمجھ میں آیا کہ وہ ایک جن ہے اور اسی لیے اس کے پاس اتنی طاقتیں تھیں کہ ایک بڑے اژدھے کو اٹھا کر زمین پر دے مارا۔

اچانک مجھے ایک سوال یاد آیا۔سب سے اہم سوال۔آخر وہ میرا غلام کیسے بنا۔

"آیان!۔۔۔مجھے معلوم ہے کہ انسان جنات کو اپنا غلام بناتے ہیں اور اس کام کے لئے وہ چلے اور پتہ نہیں کون کون سے عمل کرتے ہیں۔مگر میں نے کبھی کوئی ایسا عمل نہیں کیا۔پھر تم میرے غلام کیسے بنے" میں نے سوال پوچھا۔

"آقا!۔۔۔مجھے آپ کی غلامی میں آپکی والدہ نے دیا تھا آپکی پیدائش کے وقت۔" آیان کے جواب نے مجھے حیران کر دیا۔

"میری والدہ نے؟" میں نے حیران ہو کر پوچھا۔"مگر مجھ سے تو

www.islamiurdubook.blogspot.com

میری ماں نے کبھی اس کا ذکر نہیں کیا۔"

"وہ اس لئے کہ بدقسمتی سے ان کو آپ سے بولنے سے پہلے ہی آپکے دشمنوں نے مار دیا۔" آیان نے سادہ سے لہجے میں میرے اوپر ایک ایٹم بم پھینک دیا۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو!" میں نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔ "خدا کے فضل و کرم سے میری ماں زندہ ہے۔ تم کس کی بات کر رہے ہو۔"

"آقا!۔۔۔ میں آپکی اصل والدہ کی بات کر رہا ہوں جنہوں نے آپ کو جنم دیا۔ یہ والدین جو آپ کو پال پوس رہے ہیں یہ آپ کے اصل والدین نہیں ہیں۔ انہوں نے تو آپ کو گود لیا تھا۔ برکت علی شاہ صاحب کے توسط سے۔" آیان نے کہا اور مجھے اپنے دماغ کی چولیں ہلتی ہوئی محسوس ہوئی۔ میری ہمت نہیں پڑ رہی تھی کہ میں کوئی اور سوال پوچھتا۔ بس اپنے آپ میں گم صم سا تھا۔

www.islamiurdubook.blogspot.com

(جاری ہے)

www.islamiurdubook.blogspot.com